حل سوالات ششم برائے ہفتم

النّاعمة

لحلّ اسئلة

الكتب الخمسة

• جلالین شریف • ہدایہ ثانی • حسامی
• میبذی • دیوانِ متنبی

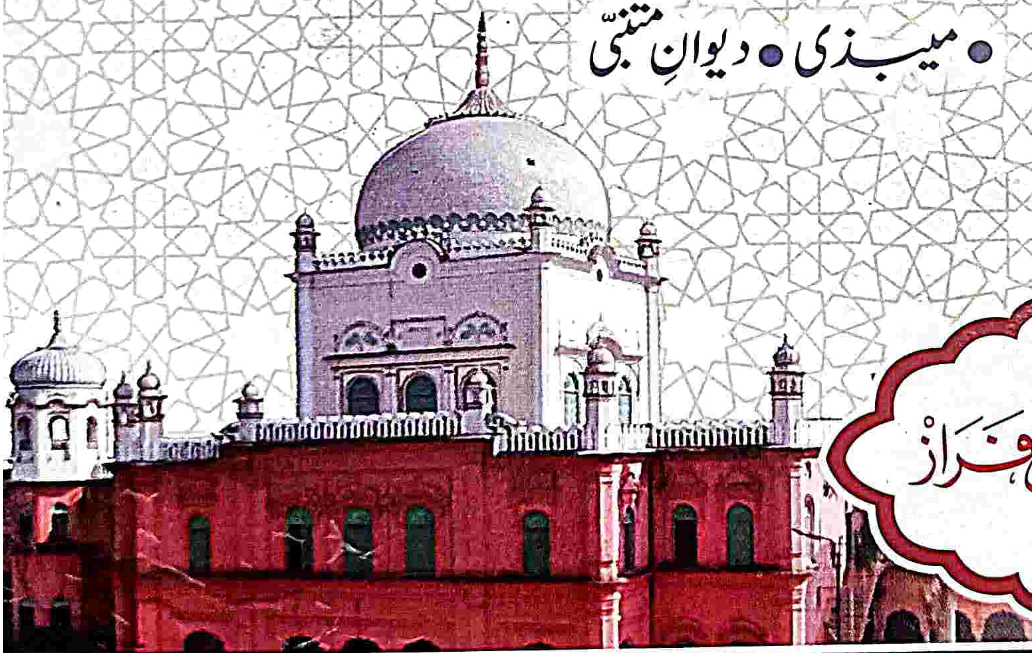

مؤلف
مولوی محمد طاہر فراز
فاضل دارالعلوم دیوبند

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند ۲۴۷۵۵۴

اس میں دیوان متنبي ہے

Pinterest

Follow All Social Media Network:

NEW MADARSA

Blogger

Telegram

Instagram

facebook

काम देख कर follow करें

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

دیوانِ متنبّی

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جو کتاب نیٹ پر موجود نہیں ہیں
یا کوئی کتاب آپکو چاہئے جو نیٹ پر
موجود نہ ہو تو آپ ہمیں میسیج کریں

NEW MADARSA

ٹیلیگرام چینل
@New Madarsa
https://t.me/NewMadarsa

یا ٹیلیگرام گروپ
@New Madarsa Group
https://t.me/NewMadarsaGroup

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

محل امتحان نمبر:۱، دیوانِ متنبّی ۲

(الف) عبارت بااعراب:

إِنْ كَانَ قَدْ مَلَكَ الْقُلُوْبَ فَإِنَّهُ (۱) مَلَكَ الزَّمَانَ بِأَرْضِهِ وَسَمَائِهِ

أَلشَّمْسُ مِنْ حُسَّادِهِ وَالنَّصْرُ مِنْ (۲) قُرَنَائِهِ وَالسَّيْفُ مِنْ أَسْمَائِهِ

أَيْنَ الثَّلَاثَةُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالِهِ (۳) مِنْ حُسْنِهِ وَإِبَائِهِ وَمَضَائِهِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے (ب) خط کشیدہ الفاظ کی مکمل وضاحت کیجئے

(ج) شعر اوّل کا مطلب تحریر کیجئے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جواب

ترجمہ: اگر سیف الدولہ دلوں کا مالک ہو چکا ہے، تو یہ چنداں جائے تعجب نہیں اس لیے کہ وہ تو زمین وآسمان کے ساتھ ساتھ زمانے کا مالک ہے۔

آفتاب ممدوح کے حاسدین میں ہے اور فتح مندی ان کے ہم نشینوں میں ہے اور تلوار ان کے ناموں میں ہے۔

ان تینوں چیزوں (سورج، مدد اور تلوار) کو ممدوح کی تینوں خوبیوں سے کیا نسبت ہے یعنی ان کی عمدگی، ان کی خودداری اور ان کی کارگزاری سے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی مکمل وضاحت:

ملک: (ض) مالک ہونا۔ الزمان: زمانہ جمع أزمنة. سماء: جمع سماوات: آسمان۔ الشمس: سورج، جمع شموس. حساد: واحد حاسد (ض) حسد کرنا۔ قرناء: واحد قرین ساتھی، دوست۔ خلال: واحد خلة خوبی، خصلت۔ إباء مصدر (ف) انکار کرنا، خوددار ہونا۔ مضاء مصدر پورا کرنا (ض) کر گزرنا۔

(ج) شعر اوّل کا مطلب:

یعنی اگر سیف الدولہ لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کر رہا ہے تو اس میں تعجب کی کیا بات، آپ یہ تو دیکھئے کہ سارا زمانہ یہاں تک کہ زمین و آسمان اور ان میں موجود تمام چیزیں اس کی ماتحتی میں ہیں اور کوئی بھی اس کی قیادت و سیادت میں لب کشائی کی جرأت نہیں کر رہا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

محل امتحان نمبر:۲، دیوانِ متنبّی ۳

(الف) عبارت با اعراب:

اَلْقَلْبُ اَعْلَمُ یَا عَذُوْلَ بِدَائِہٖ (۱) وَاَحَقُّ مِنْکَ بِجَفْنِہٖ وَبِمَائِہٖ

فَوَمَنْ اُحِبُّ لَاَعْصِیَنَّکَ فِی الْھَویٰ (۲) قَسَمًا بِہٖ وَبِحُسْنِہٖ وَبَھَائِہٖ

اَاُحِبُّہٗ وَاُحِبُّ فِیْہِ مَلَامَۃً (۳) إِنَّ الْمَلَامَۃَ فِیْہِ مِنْ اَعْدَائِہٖ

(الف) اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب لکھیں (ج) خط کشیدہ کلمات کی لغوی، صرفی تحقیق لکھیں (د) (بدائہٖ اور بجفنہٖ) جار مجرور کا تعلق کس سے ہے؟

جواب

ترجمہ: اے ملامت کرنے والے! دل اپنی بیماری کو خوب جانتا ہے۔ اور اپنی پلک اور اس کے پانی کا تجھ سے زیادہ حقدار ہے۔

اس شخص کی قسم جس سے مجھے محبت ہے میں ضرور بالضرور محبت کی بابت تیری نافرمانی کروں گا اس محبوب کی اور اس کے حسن و جمال کی قسم کھاتا ہوں۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں محبوب سے محبت بھی کروں اور اس کے تعلق سے ملامت بھی پسند کروں (یہ بالکل نہیں ہوسکتا) کیونکہ یقیناً محبوب کے سلسلے میں ملامت اس کے دشمنوں میں سے ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

اے ملامت گر! میرا دل اپنی بیماری اور اس کے علاج سے بخوبی واقف ہے، اس لیے تجھے اس کی بیماری اور علاج بتانے کی ضرورت نہیں، اس کی بیماری کا علاج محبوب کے عشق میں رونا اور آنسو بہانا ہے۔

شاعر کو اپنے محبوب سے اس درجہ عشق و محبت ہے کہ محبوب کی ذات اس کی حسن و جمال اور اس تابانی وجلوہ سامانی کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ محبت کے حوالہ سے وہ کسی کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں خواہ اچھی بات ہو یا بُری۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ: اے ملامت کرنے والے میں محبوب کی اور اس کے حسن و جمال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں محبت کو بدستور برقرار رکھوں گا اور اس بارے میں تیری کوئی بات نہیں مانوں گا۔

یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں سیف الدولہ سے محبت بھی کروں اور ملامت کو بھی پسند کروں، کیونکہ محبت اور ملامت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں، جن کو جمع کرنا میرے لیے اتنا ہی مشکل ہے جتنا آگ اور پانی کو جمع کرنا مشکل ہے، ملامت تو اس کے دشمنوں کا کام ہے۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی لغوی، صرفی تحقیق:

أعلم اسم تفضیل بمعنیٰ زیادہ جاننے والا۔ عَلِمَ بہٖ عِلْمًا (س) جاننا۔ عذول عاذل کا صیغہ مبالغہ، بہت زیادہ ملامت کرنے والے۔ عَذَلَ (ن) ملامت کرنا۔ ایک قاعدہ مشہور ہے کہ فعول کا وزن اگر فاعل کے معنیٰ میں ہو تو وہ مذکور اور مؤنث دونوں کی صفت بن سکتا ہے خواہ موصوف مذکر ہو یا نہ ہو جیسے مریم البتول اور بعض نے تساوی کے لیے موصوف مذکور ہونے کی شرط لگائی ہے۔ داء: بیماری۔ مراد مرضِ عشق (جمع) ادواء. دوی دویً (س) بیمار ہونا۔ أحق: اسم تفضیل بمعنیٰ زیادہ حقدار۔ حَقّ حقًّا (ض) ثابت ہونا۔ وحُقّ بہٖ لائق ہونا۔ جفن: پلک (جمع) جُفُون واجفان. ماء: پانی، مراد آنسو (جمع) مِیاہ وامواہٌ.

فَوَمَنْ: واؤ برائے قسم من اسم موصول۔ احب (افعال) اَحَبَّ احبابا محبت کرنا، چاہنا۔ لاعصینک: واحد متکلم عصی فلانًا معصیة (ن) عصیًا و عصیانًا نافرمانی کرنا۔ ھوی: (س) محبت کرنا۔ قسما: اللہ تعالیٰ یا غیر اللہ کی قسم (ج) اقسام أقسم باللّٰه: قسم کھانا۔ بھاء: رونق، خوبصورتی۔ بَھَا وَبَھِیَ بَھَاءً (ن، س، ک) واضح رہے کہ بھاء میں (ب) حرفِ جار نہیں ہے، بلکہ ب سے مراد بشخصہ ہے یعنی خاص طرح کا حسن۔

أ أحب: ہمزہ برائے انکار۔ و أحب: واؤ برائے معیت۔ اعداء: (واحد) عدو دشمن۔ یہ اسمِ جنس کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ عدی لفلان عدًا (س) بغض رکھنا، دشمنی کرنا۔ وعُدِیَ علی فلان: ظلم کیا جانا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) (بدائہ اور بجفنہ) جار مجرور کا تعلق کس سے ہے؟

بدائہ جار مجرور ہو کر أعلم سے متعلق ہے اور آگے کے ضمائر ثلاثہ قلب کی طرف راجع ہیں۔
اور بجنفہ اور بمائہ جار مجرور ہو کر احق سے متعلق ہے۔

محل امتحان نمبر:۳، دیوانِ متنبّی۴

(الف) عبارت با اعراب:

وَهَبِ الْمَلَامَةُ فِي اللَّذَاذَةِ كَالْكَرٰى (۱) مَطْرُوْدَةً بِسُهَادِهٖ وَبُكَائِهٖ
لَاتَعْذُلِ الْمُشْتَاقَ فِيْ أَشْوَاقِهٖ (۲) حَتّٰى يَكُوْنَ حَشَاكَ فِيْ أَحْشَائِهٖ
إِنَّ الْقَتِيْلَ مُضَرَّجًا بِدُمُوْعِهٖ (۳) مِثْلُ الْقَتِيْلِ مُضَرَّجًا بِدِمَائِهٖ

(الف) اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) شعر ثانی کا مطلب تحریر کریں
(ج) شعر ثالث کی ترکیب بیان کریں۔

جواب

ترجمہ: مان لو کہ ملامت نیند ہی کی طرح لذیذ ہے، جو عاشق کی بے خوابی اور اس

کے گریہ وزاری کی وجہ سے تم سے دُور ہو چکی ہے۔

ایک عاشق پُرشوق کو، اس کے جذبات کے حوالے سے، اس وقت تک ملامت نہ کرو جب تک کہ تمہارے اور اس کے جذبات میں یگانگت نہ ہو جائے۔

بلاشبہ اپنے آنسوؤں میں شرابور ایک عاشق مقتول، اپنے خونوں میں لت پت ایک شہید کے مانند ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) شعر ثانی کا مطلب:

یعنی عاشق، سفرِ عشق میں، محبت واُلفت کی بے شمار پُرخار وادیاں طے کرتا ہے، نہ جانے اسے کن کن مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایسی صورت حال میں عاشق کا حال دل معلوم کیئے بغیر، اس پر ملامت کی بارش کر کے اسے موردِ الزام ٹھہرانا خلافِ عقل ہے، کوئی ملامت گر بھی اگر وادیٔ عشق میں قدم رکھے گا تو یقیناً اس پر بھی وہی گزرے گا جس سے مبتلائے عشق دوچار ہوا کرتے ہیں۔

(ج) شعر ثالث کی ترکیب:

إن حرفِ مشبہ بالفعل، القتیل ذوالحال، مضرجًا اسم مفعول، بدموعہ اضافت کے بعد جار مجرور ہو کر مضرجًا کے متعلق، پھر حال ہو کر إن کا اسم، مثل مضاف، القتیل ذوالحال، مضرجًا الخ پہلے والے مضرجا کی طرح ہو کر حال، پھر مثل کا مضاف الیہ ہو کر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

محل امتحان نمبر: ۴، دیوانِ متنبّی ۵

(الف) عبارت بااعراب:

وَلَوْقُلْتُ لِلدَّنِفِ الْحَزِيْنِ فَدَيْتُهُ (۱) مِمَّا بِهٖ لَأَغْرَتَهُ بِفِدَائِهٖ

وُقِيَ الْأَمِيْرُ هَوَى الْعُيُوْنِ فَإِنَّهُ (۲) مَالَا يَزُوْلُ بِبَأْسِهٖ وَسَخَائِهٖ

يَسْتَأْسِرُ الْبَطَلَ الْكَمِيَّ بِنَظْرَةٍ (۳) وَيَحُوْلُ بَيْنَ فُؤَادِهٖ وَعَزَائِهٖ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

جواب

ترجمہ: اگر تو غمگین دائم المرض (عاشق) سے کہے کہ میں اس (غم اور بیماری) پر قربان ہوں جو تجھ کو لاحق ہے تو تو نے اپنے آپ کو اس پر قربان کر کے اس کو غیرت دلائی۔

امیر (سیف الدولہ) چشمہائے حسیناؤں کی محبت سے محفوظ رہے (خدا کرے کہ وہ اس مرض میں مبتلا نہ ہو) کیونکہ وہ ایسی شئ ہے جو اس کی شجاعت اور سخاوت سے زائل نہیں ہوسکتی۔

وہ (حسیناؤں کی محبت) ایک ہی نگاہ میں مسلح، بہادر شخص کو قید کر لیتی ہے اور اس کے دل اور صبر کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

اگر تو عاشق سے کہے کہ یہ مصائب عشق جو تجھے لاحق ہیں، وہ تجھ سے منتقل ہو کر میرے اوپر آجائیں، تو عاشق کو بڑی غیرت آئے گی کہ کیا میں محبت میں اپنی جان قربان نہیں کر سکتا۔ گویا یہ بھی اس کو گوارہ نہیں۔ وَمَا اَحْسَنَ مَاقِيْلَ فِي الْهِنْدِيَةِ ؎

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری

(حاشیہ)

خدائے پاک سے میری دعا یہ ہے کہ سیف الدولہ حسینوں کی محبت میں گرفتار نہ ہو، کیونکہ وہ اگرچہ بہادر ہے؛ لیکن محبت بڑے بڑے بہادروں پر غالب آجاتی ہے اور وہ اپنے دامِ فریب میں گرفتار کر لیتی ہے۔

حسیناؤں کو دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کی بہادری اپنی جگہ رکھی رہ جاتی ہے اور وہ

دامِ محبت میں اس طرح گرفتار ہو جاتے ہیں کہ بغیر محبوبہ کے دل کو قرار نہیں آتا، قلب بے چین رہتا ہے۔

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھا رہوں تصورِ جاناں کئے ہوئے

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

الدَّنِفِ: دام المرض، لازم المرض (ج) اَدْنَاف، الدّنف (س) لازم المرض ہونا، دائمی مریض ہونا۔ الحَزِین: غمگین (ج) حِزان و حُزُناء. یہاں دَنِفُ الحَزِینِ سے مراد مرض عشق میں مبتلا ہو کر غمگین رہنے والا عاشق ہے۔ حَزِنَ لَهُ حَزَنًا (س) غمگین ہونا، اور (باب نصر) سے غمگین کرنا۔ فَدَیْتُ فَدَی فلانًا بِنَفْسِهٖ فِدَاءً (ض) اپنے متعلق کہنا کہ میں تمہارے اوپر فدا کیا جاؤں۔ اَغَـرْتَ. اَغارَةً: غیرت دلانا، غیرت پر برانگیختہ کرنا۔

وُقِیَ، وَقَاہ وِقَایَةً (ض) بچانا۔ الأمیر: حاکم۔ مراد سیف الدولہ جو حلب کا حاکم تھا (ج) اُمَـراء. اَمِرَ وَاَمُرَ اِمَارَةً (س،ک) امیر و حاکم ہونا۔ عُیُون (واحد) عَیْنٌ: آنکھ۔ فَإِنَّهُ فا تعلیلیہ۔ یَزُوْلُ. زَالَ زَوَالًا (ن) زائل ہونا، ختم ہونا۔ بأس: بہادری۔ بَؤُسَ بَأْسًا (ک) بہادر ہونا۔ سخاء: سخاوت۔ سَخَا سَخَاءً (ن) سخی ہونا، فیاض ہونا۔

یَسْتَأْسِرُ. الاسْتِیْسَارُ: قیدی بننے کے لیے اپنے آپ کو حوالہ کرنا، قید کرنا۔ سین اور تا برائے مبالغہ۔ أَسَرہ اَسْرًا وإِسَارًا (ض) قید کرنا، اَسِیر: قید (ج) اُسَاریٰ وَاَسْریٰ. البَطَل: بہادر (ج) اَبْطَال، البَطَالَة (ک) بہادر ہونا۔ الکَمِیَّ: مسلح، زِرہ پوش (ج) کُمَاة وأکْملاء: بہادر۔ کَمٰی نفسه کمیًا (ض) مسلح ہونا، زرہ اور خود سے اپنے کو چھپانا۔ نَظْرةً: اسم مرۃ۔ ایک نظر، ایک نگاہ (ج) نَظَرات. یَحُوْلُ. حَالَ حَوْلًا وحیلُولَةً (ن) درمیان میں حائل ہونا، رُکاوٹ بننا۔ عَزَاء. صبر. عَزِیَ عَزَاءً (س) مصیبت پر صبر کرنا۔ وعَزّٰی الرجلَ: تسلی دینا۔

محل امتحان نمبر:۵، دیوانِ متنبّی ۶

(الف) عبارت با اعراب:

وُقِیَ الْأَمِیْرُ هَوَی الْعُیُوْنِ فَإِنَّهٗ (۱) مَا لَا یَزُوْلُ بِبَأْسِهٖ وَسَخَائِهٖ

یَسْتَأْسِرُ الْبَطَلَ الْکَمِیَّ بِنَظْرَةٍ (۲) وَیَحُوْلُ بَیْنَ فُؤَادِهٖ وَعَزَائِهٖ

إِنِّیْ دَعَوْتُکَ لِلنَّوَائِبِ دَعْوَةً (۳) لَمْ یُدْعَ سَامِعُهَا إِلٰی أَکْفَائِهٖ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق لکھیں (د) دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: اللہ تعالیٰ امیر سیف الدولہ کو نگاہوں کے عشق سے محفوظ رکھے، کیونکہ وہ ایسی شئ ہے جو اس کی شجاعت اور سخاوت سے زائل نہیں ہوسکتی۔

وہ (حسیناؤں کی محبت) ایک ہی نگاہ میں مسلح، بہادر شخص کو قید کرلیتی ہے اور اس کے دل اور صبر کے درمیان حائل ہوجاتی ہے۔

میں نے تجھ کو مصائب کے وقت ایسی پکار کے ساتھ پکارا کہ جس کا سننے والا (سیف الدولہ) اپنے ہمسروں کی طرف بلایا گیا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

خدائے پاک سے میری دعا ہے کہ سیف الدولہ حسیناؤں کی محبت میں گرفتار نہ ہو، کیونکہ وہ اگرچہ بہادر ہے، لیکن محبت بڑے بڑے بہادروں پر غالب آجاتی ہے اور وہ اپنے دامِ فریب میں گرفتار کرلیتی ہے۔

شاعر نگاہِ حسن کی اثر انگیزی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کا وار اتنا خطرناک اور کاری ہوتا ہے کہ بڑے سے بڑے طاقت ور یہاں تک کہ مسلح بہادر کو بھی زخمی دل بنادیتی ہے،

ہر چند کہ زِرہ پوش جواں مرد کی راہ میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہوتی؛ لیکن حسین آنکھوں کی جادوگری کے سامنے وہ بھی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا صبر وسکون غایب ہو جاتا ہے اور اضطراب و بے چینی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

سیف الدوہ کا کوئی ہمسر اور مقابل ہے ہی نہیں کہ جو اس کے مدّ مقابل آسکے اور مصائب کو دُور کر سکے۔ جب بھی مجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے تو میں سیف الدولہ ہی کو پکارتا ہوں؛ کیونکہ مصائب اور حوادث کو اس سے ٹکر لینے کی سکت ہی نہیں۔ چنانچہ اس کی وجہ سے میری تمام مصیبتیں کافور ہو جاتی ہیں۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:

وقي وقاۃ وقایۃ (ض) بچانا۔ الأمیر: حاکم۔ مراد سیف الدولہ جو حلب کا حاکم تھا (ج) اُمَـرَاء. اَمِـرَ وأَمُـرَ اِمَارَۃً (س،ک) امیر وحاکم ہونا۔ ھوی (س) محبت کرنا۔ عیون (ج) ہے عین کی، بمعنیٰ آنکھ۔ بأس: بہادری۔ بـوس بأسًا (ک) بہادر ہونا۔ سخاء: سخاوت، سَخَا سَخَاءً سخی ہونا، فیاض ہونا۔

یستـأسر: قیدی بننے کے لیے اپنے آپ کو حوالہ کرنا، قید کرنا۔ سین اور تا برائے مبالغہ ہے۔ اَسَـرَہٗ اَسْـرًا وإِسَارًا: قید کرنا (ض)۔ اسیر: قیدی (ج) اُسـاریـو واسریٰ.

البطل: بہادر (ج) ابطال البطالۃ (ک) بہادر ہونا۔ الکمی: مسلح (ج کماۃ واکماء کـمـا نـفسۃ کمیًا (ض) مسلح ہونا۔ نظرۃ: اسم مرۃ ایک نظر، ایک نگاہ (ج) نظرات. یـحـول: حال حولا وحیلولۃ (ن) درمیان میں داخل ہونا، رُکاوٹ بننا۔ عزاء: صبر، عَزِیَ عَزاء (س) مصیبت پر صبر کرنا۔

دعـوت: دعـاہ دعاءً (ن) پکارنا، مدد طلب کرنا۔ لـلنوائب: لام یا تو علّت کے لیے ہے أی لأجل النوائب یا بمعنیٰ عند ہے أی عـنـد النوائب. نوائب (ج) ہے نائبۃ کی بمعنیٰ حادثہ، مصیبت، نابہ امر نوبًا (ن) کسی امر کا پیش آنا۔ اکفاء: (ج) ہے کفو کی بمعنیٰ ہم پلہ، ہم مرتبہ، نظیر۔

(د) دوسرے شعر کی ترکیب:

یَستَأسر فعل بافاعل، البطل الکمی مرکب توصیفی کے بعد مفعول بہ بطریق جار مجرور ہوکر یستأسر کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ و مستانفہ، یحول فعل بافاعل، بین فؤادہ و عزائہ ترکیب اضافی اور معطوف علیہ ہوکر بین کا مضاف الیہ، پھر مفعول فیہ یحول کا جملہ فعلیہ خبریہ۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

محل امتحان نمبر:٦، دیوانِ متنبّی ۷

(الف) عبارت بااعراب:

لَایُحْزِنِ اللّٰہُ الْأَمِیْرَ فَإِنَّنِیْ (۱) لَآخُذُ مِنْ حَالَاتِہٖ بِنَصِیْبٖ

وَمَنْ سَرَّ أَھْلَ الْاَرْضِ ثُمَّ بَکٰی اَسًی (۲) بَکٰی بِعُیُوْنٍ سَرَّھَا وَقُلُوْبٖ

وَإِنِّیْ وَإِنْ کَانَ الدَّفِیْنُ حَبِیْبَہٗ (۳) حَبِیْبٌ إِلٰی قَلْبِیْ حَبِیْبُ حَبِیْبِیْ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں (د) بعد کے دونوں شعروں کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: خدائے پاک امیر سیف الدولہ کو غمگین نہ کرے؛ کیونکہ میں اس کے حالات سے کچھ حصہ ضرور لیتا ہوں۔

جو شخص دنیا والوں کو خشک رکھتا ہے پھر وہ غم میں روتا ہے تو وہ ان تمام آنکھوں اور دلوں کے ساتھ روتا ہے جن کو اس نے خوش رکھا تھا۔

اگرچہ شخص مدفون (یماک) سیف الدولہ کا دوست تھا، لیکن میرا حال یہ ہے کہ میرے دوست کا دوست میرا جگری دوست ہے۔

(ب) مطلب:

خدائے پاک یماک کی وفات پر امیر سیف الدولہ کو غم میں نہ ڈالے، کیونکہ میں اس کے غم اور خوشی میں برابر کا شریک ہوں، اس کو غم ہوگا تو مجھے بھی غم ہوگا؛ اس لیے خدائے ذوالجلال سے میری دعا یہی ہے کہ وہ سیف الدولہ کو صبر دے، غم میں نہ ڈالے۔

دستور یہ ہے کہ حاکم اگر اپنے ماتحت رہنے والوں کو خوش رکھتا ہے تو حاکم کی خوشی پر ان کو خوشی ہوتی ہے۔ یہی غم کا حال ہے، چونکہ سیف الدولہ نے دنیا والوں کو خوش رکھا ہے؛ اس لیے اس کے غم سے دنیا والوں کو بھی غم ہوگا، اور وہ تنہا نہیں بلکہ دنیا والے اس کے ساتھ روئیں گے۔

اگر چہ شخص مدفون (یماک) سیف الدولہ کا دوست تھا، لیکن میرا حال یہ ہے کہ میرے دوست کا دوست میرا جگری دوست ہے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

یُحزِنُ: اَحزَنَ الرجل: غمگین کرنا، غم میں ڈالنا۔ غم کے لیے تین الفاظ استعمال ہوتے ہیں: ''حزن''، ''غم'' اور ''ہم'' اور ان تینوں میں فرق ہے: ''حزن'' وہ افسوس اور پریشانی جو واقعات ماضیہ پر ہو۔ ''غم'' وہ پریشانی جس کو زائل کرنے پر انسان کو قدرت نہ ہو، جیسے فوتِ محبوب۔ اور ''ہم'' وہ مصیبت جس کو زائل کرنے پر انسان کو قدرت ہو۔ جیسے فقر وافلاس۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ''ہم'' وہ غم ہے جو اُمورِ مستقبلہ پر ہو۔ امیــر: حاکم، بادشاہ (ج) اُمَرَاءُ. آخُذ: اَخَذَ الشیءَ اَخذًا (ن) لینا۔ نَصِیبٌ: حصہ (ج) اَنْصِبَۃ وَاَنصِباءُ.

سَرَّ، سَرَّہٗ سُرُورًا (ن) خوش کرنا۔ بَکَی بُکَاءً (ض) رونا۔ اَسَی غم۔ اَسِیَ عَلَیہِ وَلَہٗ اَسًی (س) غمگین ہونا۔ عُیُونٌ (واحد) عَینٌ آنکھ۔

الدَّفِین بمعنیٰ مدفون۔ دَفَنَ المَیِّتَ دَفنًا (ض) گاڑنا، دفن کرنا، حَبِیب: دوست، محبوب (ج) اَحِبَّاءُ وَأَحِبَّۃ. حَبَّہ حُبًّا (ض) محبت کرنا۔ ھٰکذا اَحَبَّہ.

(د) ہر شعر کی ترکیب:

مَنْ سَرَّ شرط بَکٰی بِعُیُوْنٍ جزا۔ وَقلوب اس کا عطف عُیُوْن پر اور سرَّھا دونوں کی صفت ای بکی بعیون وقلوبِ سرّھا. اسًی مفعول لہ، ثُمَّ حرف عطف، ماقبل معطوف علیہ اور مابعد معطوف۔

حَبِیْبٌ الٰی قلبی خبر مقدم، حبیب حبیبی مبتدا مؤخر۔ مبتدا، خبر سے مل کر إن کی خبر۔ وإن کان الدفین جملہ معترضہ۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

محل امتحان نمبر: ۷، دیوانِ متنبّی ۸

(الف) عبارت با اعراب:

وَمَنْ سَرَّ أَهْلَ الْأَرْضِ ثُمَّ بَكٰى اَسًى (۱) بَكٰى بِعُيُوْنٍ سَرَّهَا وَقُلُوْبِ

وَإِنِّىْ وَإِنْ كَانَ الدَّفِيْنُ حَبِيْبَهُ (۲) حَبِيْبٌ إِلٰى قَلْبِيْ حَبِيْبُ حَبِيْبِىْ

وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الْأَحِبَّةَ قَبْلَنَا (۳) وَأَعْيٰى دَوَاءُ الْمَوْتِ كُلَّ طَبِيْبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کریں (د) اشعار کی ترکیب کریں اور یہ اشعار کس مناسبت سے کہے گئے ہیں؟

جواب

ترجمہ: جو شخص دنیا والوں کو خشک رکھتا ہے پھر وہ غم میں روتا ہے تو وہ ان تمام آنکھوں اور دلوں کے ساتھ روتا ہے جن کو اس نے خوش رکھا تھا۔

اگرچہ شخص مدفون (یماک) سیف الدولہ کا دوست تھا، لیکن میرا حال یہ ہے کہ میرے دوست کا دوست میرا جگری دوست ہے۔

یقیناً لوگ ہم سے پہلے اپنے دوستوں سے جدا ہوتے رہے ہیں، اور موت کی دوا نے ہر ڈاکٹر کو عاجز کر رکھا ہے"۔

(ب) مطلب:

دستور یہ ہے کہ حاکم اگر اپنے ماتحت رہنے والوں کو خوش رکھتا ہے تو حاکم کی خوشی پر ان کو خوشی ہوتی ہے۔ یہی غم کا حال ہے، چونکہ سیف الدولہ نے دنیا والوں کو خوش رکھا ہے؛ اس لیے اس کے غم سے دنیا والوں کو بھی غم ہوگا، اور وہ تنہا نہیں بلکہ دنیا والے اس کے ساتھ روئیں گے۔

یماک سیف الدولہ کا دوست تھا، اور سیف الدولہ میرا دوست، اور دوست کا دوست، دوست ہوا کرتا ہے؛ لہٰذا یماک میرا بھی دوست ہوا؛ اس لیے اس کے انتقال پر جس طرح سیف الدولہ کو غم ہے، مجھے بھی غم ہے۔

اے سیف الدولہ! یماک دوست کی جدائیگی کوئی نئی چیز نہیں ہے اس سے پہلے بھی لوگ اپنے دوستوں سے جدا ہوتے رہے ہیں۔ چونکہ ہر چیز کا علاج ہے لیکن موت کا کوئی علاج نہیں، دنیا کے تمام اَطِبّاء اور حکماء موت کے سامنے بے بس اور لاچار ہیں، اس لیے موت تو دیر، سویر یقینی ہے، اس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق:

سَرَّ: سَرَّہٗ سُرُوْرًا (ن) خوش کرنا۔ بَکٰی: بُکَاءً (ض) رونا۔ اَسًی: غم۔ اَسِیَ عَلَیْہِ وَلَہٗ اَسًی (س) غمگین ہونا۔ عُیُوْنٌ (واحد) عَیْنٌ آنکھ۔

الدَّفِین: معنیٰ مدفون۔ دَفَنَ الْمَیَّتَ دَفْنًا (ض) گاڑنا، دفن کرنا، حَبِیْب: دوست، محبوب (ج) اَحِبَّاءُ وَأَحِبَّة. حَبَّہ حُبًّا (ض) محبت کرنا۔ ھٰکذا اَحَبَّہ.

فَارَقَه: مُفارقَةً وَفِرَاقًا: جدا ہونا۔ اَعیَاہُ: عاجز کر دینا۔ اور عَیِيَ بامرہ وعن امرہ عیًّا (س) عاجز ہونا۔ دَوَاء: دوا، علاج (ج) اَدْوِیَة. المَوْت: موت۔ مَاتَ مَوْتًا (ن) مرنا۔ طَبِیب: ڈاکٹر (ج) أَلطِبَّاءُ. طَبَّہ طَبًّا (ن، ض) علاج کرنا۔

(د) اشعار کی ترکیب:

ترکیب: مَنْ سَرَّ شرط بَکٰی بِعُیُوْنٍ جزا۔ وَقلوب اس کا عطف عُیُوْنٍ پر اور

سرّھا دونوں کی صفت ای بکی بعیون وقلوبِ سرّھا. اسّی مفعول لہٗ، ثُمَّ حرف عطف، ماقبل معطوف علیہ اور مابعد معطوف۔

حَبِیْبٌ اِلٰی قلبی خبر مقدم، حبیب حبیبی مبتدا موخر۔ مبتدا، خبر سے مل کر إن کی خبر۔ وإن کان الدفین جملہ معترضہ۔

یہ اشعار کس مناسبت سے کہے گئے ہیں؟

(د) یہ اشعار ابوالطیب متنبّی نے سیف الدولہ کے غلام یماک کی تعزیت میں کہے، جبکہ اس کی وفات ماہِ شعبان ۳۴۰ھ میں ہوئی ہے۔

محل امتحان نمبر: ۸، دیوانِ متنبّی ۸

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(الف) عبارت بااعراب:

سُبِقْنَا إِلَی الدُّنْیَا فَلَوْ عَاشَ اَھْلُھَا (۱) مُنِعْنَا بِھَا مِنْ جَیْئَۃٍ وَذُھُوْبِ

تَمَلَّکَھَا الْآتِیْ تَمَلُّکَ سَالِبٍ (۲) وَفَارَقَھَا الْمَاضِیْ فِرَاقَ سَلِیْبِ

وَلَا فَضْلَ فِیْھَا لِلشَّجَاعَۃِ وَالنَّدٰی (۳) وَصَبْرِ الْفَتٰی لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (د) یہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں اور ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: یقیناً لوگ دنیا میں ہم سے پہلے بھیجے گئے، اگر اہلِ دنیا زندہ رہتے، تو ہم اس میں چلت پھرت سے روک دیے جاتے۔

آنے والا دنیا کا اس طرح مالک ہو جاتا ہے، جیسے سامان کا لوٹنے والا؛ اور گزرنے والا اس سے اس طرح جدا ہو جاتا ہے، جیسے سامان کا لُوٹا ہوا۔

اس دنیا میں شجاعت و بہادری، جود وسخا اور جوانوں کے صبر کی کوئی فضیلت نہ ہوتی اگر موت سے سامنا نہ ہوتا۔

(ب) مطلب:

اگر موت نہ آتی تو شجاعت، بہادری اور صبر کی کوئی فضیلت نہ ہوتی۔ موت ہی کی وجہ سے تو ان چیزوں کی حیثیت ہے موت نہ آتی تو ہر ایک میدانِ جنگ میں بلا خوف وخطر کود پڑتا۔ موت ہی کی وجہ سے آدمی سخاوت کرتا ہے اور مصائب پر صبر کرتا ہے، چونکہ مرنے کے بعد عمدہ پھل اور انعام ملے گا، مرنے کے بعد بھی لوگ اچھا نام لیتے رہیں گے۔

ہم دنیا کے اندر بعد میں آئے ہم سے پہلے بھی بہت سے لوگ اس دنیا میں آئے، پھر موت کے منہ میں چلے گئے، اگر موت کا سلسلہ نہ ہوتا اور سب لوگ زندہ رہتے تو لوگوں کی اتنی بھیڑ ہوجاتی کہ زمین کشادہ ہونے کے باوجود تنگ ہوجاتی، آبادی کا لا متناہی سلسلہ شروع ہوجاتا۔ معلوم ہوا کہ موت میں بھی خدا کی حکمت پوشیدہ ہے۔

دنیا اور دنیا کی دولت ایک شخص کے پاس ہمیشہ نہیں رہتی، بلکہ ایک دوسرے کے پاس منتقل ہوتی رہتی ہے، ہر پیدا ہونے والا مرنے والے کے مال کا زبردستی مالک ہوجاتا ہے جیسے سامان کا لوٹنے والا؛ اور ہر مرنے والا اپنے مال سے اس طرح جدا ہوجاتا ہے جیسے کسی نے اس کا مال چھین لیا ہو۔ مشہور نصیحت ہے کہ: اے لوگو! تمہارے ہاتھوں میں مرنے والوں کا چھینا ہوا مال ہے، اور عنقریب موجودہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے جائیں گے جیسا کہ پہلے کے لوگ چھوڑ کر چلے گئے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:

فَضْلَ: فضیلت، فَضُلَ فَضْلًا (ک) صاحبِ فضل ہونا۔ الشجَاعَة: بہادری۔ شَجُعَ شَجَاعَةً (ک) بہادر ہونا۔ النَدیٰ: سخاوت۔ نَدَا الرجلُ نَدْوًا (ن) بخشش کرنا۔ صَبْر: صبر، مصیبت پر شکایت نہ کرنا۔ صَبَرَ عَلَى الْاَمْرِ صَبْرًا (ض) دلیری کرنا۔ وعنه: رُک جانا۔ اَلْفتیٰ: جوان (ج) فِتْيَةٌ وَفِتْيَانٌ. لِقَاءٌ: ملاقات۔ لَقِيَ لِقَاءً

(س) ملاقات کرنا۔ شُعُوب موت کا اسم علم۔ یہ تانیث اور علم کی وجہ سے غیر منصرف ہے یہاں ضرورتِ شعری کی وجہ سے مکسور ہے۔

سُبِقْنَا. سَبَقَهُ إِلٰى كَذَا سَبْقًا (ن،ض) آگے بڑھنا۔ الدُّنْيَا بروزن فُعْلٰى بمعنیٰ کمینی، مشتق مِنَ الدَّنَاءَةِ (ک) کمینہ ہونا؛ اس لیے کہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں کمینی ہے۔ أو مِنَ الدُّنُوِّ (ن) قریب ہونا، اس لیے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں قریب ہے۔ عَاشَ عَيْشًا (ض) زندہ رہنا۔ مُنِعْنَا. مَنَعَه الشَّيْءَ وَمِنه مَنْعًا (ف) روکنا۔ جَيْئَة مصدر (ض) آنا۔ ذُهوب مصدر (ف) جانا۔

تَمَلَّكَ الشَّيْءَ: مالک ہونا، سَالِب: لوٹنے والا، چھیننے والا (ج) سُلَّاب وَسَالِبُوْنَ. السَّلِيْب بمعنیٰ مسلوب۔ چھینا ہوا، لوٹا ہوا (ج) سَلْبٰی، سَلَبَ الشَّيْءَ سَلْبًا (ن) زبردستی چھیننا۔ فَارَقَهُ: جدا ہونا۔ الآتی. آنے والا، مراد وارث۔ الماضی گزرنے والا، مراد مورث۔

(د) یہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں؟

(د) جب سیف الدولہ کے غلام یماک کا انتقال ہوا، اُس وقت ابو الطیب متنبّی نے سیف الدولہ کو تسلی اور صبر دلانے کے لیے یہ اشعار کہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

ہر شعر کی ترکیب:

لَا فَضْلَ لائے نفی جنس، فِيْهَا خبر، لِلشجاعة الخ فضل سے متعلق۔ لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جواب لَوْ لَا مقدم۔ لِقَاءُ شُعُوْب مبتدا، اور خبر محذوف أی موجودٌ.

فَلَوْ عَاشَ شرط، مُنِعْنَا جزا۔

تَمَلُّكَ سَالِبٍ اور فِرَاقَ سَلِيْبٍ مفعول مطلق ہے، تَمَلَّكَهَا کا فاعل ہے، الآتی اور المَاضی فَارَقَهَا کا فاعل ہے۔

محل امتحان نمبر:۹، دیوانِ متنبیؔ ۹

(الف) عبارت بااعراب:

لَأَبْقَى يَمَاكُ فِيْ حَشَايَ صَبَابَةً (١) إِلَى كُلِّ تُرْكِيِّ النَّجَارِ جَلِيْبِ
يَعِزُّ عَلَيْهِ أَنْ يُخِلَّ بِعَادَةٍ (٢) وَتَدْعُوْ لِأَمْرٍ وَهْوَ غَيْرُ مُجِيْبِ
وَكُنْتُ إِذَا أَبْصَرْتُهُ لَكَ قَائِمًا (٣) نَظَرْتُ إِلَى ذِيْ لِبْدَتَيْنِ أَدِيْبِ

(الف) آپ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے (ب) شعر ثانی کا مفہوم تحریر کیجئے
(ج) شعر ثالث کی ترکیب تحریر کیجئے۔

جواب

ترجمہ: بخدا یماک نے میرے دل میں ہر ترکی النسل ہانک کر لائے ہوئے غلام کی محبت چھوڑ دی ہے۔
یماک کے لیے اپنے کسی طرزِ عمل کے خلاف کچھ کرنا انتہائی دشوار گزار تھا (اور یہ بات بھی اس کے لیے گراں بار تھی کہ) آپ اسے کسی کام کے لیے آواز دیں اور وہ لبیک نہ کہے۔
میں جب بھی یماک کو آں جناب کے حضور کھڑا ہوا دیکھتا تھا، تو وہ مجھے دو گھنیری لٹوں والا انتہائی مؤدب نظر آتا تھا۔

(ب) شعر ثانی کا مفہوم:

شاعر یماک کی پختہ عادت اور پابندیٔ اُصول کی تعزیت کرتے ہوئے کہہ رہا ہے، کہ زندگی میں کبھی اس نے خلافِ معمول کوئی کام نہیں کیا، ایسا لگتا ہے کہ اس کے یہاں خلافِ عادت کوئی قدم اُٹھانا جرم تھا وہ اتنا مطیع اور فرماں بردار تھا کہ پلک اُٹھتے ہی پابہ رکاب ہو جاتا تھا، اور انتہائی سلیقہ مندی سے ہر حکم کو بجا لاتا تھا، اپنی اسی عادت اور اُصول و ضوابط پر سختی پر کاربند ہونے کی بنا پر کبھی یماک کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

(ج) شعرِ ثالث کی ترکیب:

و مستانفہ، کنت فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، إذا شرطیہ، أبصرت فعل با فاعل، ہ ذو الحال، قائمًا حال، لک قائمًا کے متعلق پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، نظرت فعل با فاعل، إلی حرفِ جر، ذی لبدتین مرکب اضافی کے بعد موصوف، ادیب صفت پھر مجرور ہو کر نظرت کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

محلِ امتحان نمبر: ۱۰، دیوانِ متنبّی ۹

(الف) عبارت با اعراب:

وَمَا كُلُّ وَجْهٍ أَبْيَضٍ بِمُبَارَكٍ (۱) وَلَا كُلُّ جَفْنٍ ضَيِّقٍ بِنَجِيبٍ

لَئِنْ ظَهَرَتْ فِيْنَا عَلَيْهِ كَآبَةٌ (۲) لَقَدْ ظَهَرَتْ فِي حَدِّ كُلِّ قَضِيبٍ

وَفِي كُلِّ قَوْسٍ كُلَّ يَوْمِ تَنَاضُلٍ (۳) وَفِي كُلِّ طِرْفٍ كُلَّ يَوْمِ رُكُوبٍ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: ہر سفید چہرہ بابرکت نہیں ہوتا اور ہر تنگ پلک شریف نہیں ہوتا۔

بخدا! اگر ہم لوگوں میں یماک کی وفات پر بے چینی اور غم ظاہر ہے (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) کیونکہ وہ (غم) ہر شمشیر برّاں کی دھار میں ظاہر ہے۔

اور ہر کمان میں ہر تیر اندازی کے دن، اور ہر عمدہ گھوڑے میں، ہر سواری کے دن (غم ظاہر ہے)۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر خوبصورت آدمی مبارک ہو اور ہر چھوٹی آنکھ والا شریف ہو،

لیکن یماک گورا اور چھوٹی آنکھوں والا ہونے کے باوجود بہت مبارک اور شریف تھا۔

یماک کی وفات کا غم اگر ہم لوگوں کو ہے، تو کوئی تعجب کی بات نہیں؛ کیونکہ ہم لوگ تو جاندار ہیں؛ تعجب تو اس پر ہے کہ بے جان چیزوں کو بھی اس کا غم ہے جیسے تلوار کو؛ کیونکہ یماک جیسا تلوار چلانے والا نہ رہا۔

اس کی وفات کا غم ہر کمان کو، اور ہر عمدہ گھوڑے کو ہے؛ کیونکہ یماک جیسا تیر انداز اور شہسوار نہ رہا؛ اس لیے یہ سب چیزیں سوگوار ہیں۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

وَجْهٌ: چہرہ (ج) وُجُوْهٌ. أَبْيَضُ: گورا، سفید (ج) بِيْضٌ. مُبَارَكٌ: بابرکت بَارَكَ الرَّجلَ: برکت کی دعاء دینا، بارک اللہ کہنا۔ جفن: پلک (ج) أَجْفَان وجُفُوْن. ضيق: تنگ۔ ضَاقَ ضَيْقًا (ض) تنگ ہونا۔ نَجِيْبٌ: شریف (ج) نُجَبَاءُ. النَّجابَةُ (ک) شریف ہونا۔

ظَهَرَ: ظهُوْرًا (ف) ظاہر ہونا وَاَظْهَرَ الشيئَ: ظاہر کرنا۔ کآبة: غم، بے چینی کَئِيب: صیغہ صفت۔ غمگین۔ کَئِبَ کَآبَةً (س) غمگین ہونا۔ حَدٌّ: دھار۔ قَضِيب: تلوار، شمشیر بُرّاں۔ کٹی ہوئی شاخ۔ (ج) قُضْبَانٌ و قُضُبٌ. القضبُ (ض) کاٹنا، تراشنا۔

قَوْسٌ: کمان (ج) أَقْوَاسٌ و أَقْوُسٌ. تَنَاضُلٌ: تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔ نَضَله نَضْلًا (ن) تیر اندازی میں غالب آنا، تیر اندازی میں سبقت کرنا۔ طِرْفٌ: عمدہ گھوڑا (ج) طُرُوْف. رُکُوبٌ (س) سوار ہونا۔

(د) ہر شعر کی ترکیب:

ما مشابہ بلیس، کلّ وجہٍ اسم، بمبارک خبر. ھٰکذا مصرع ثانی۔

لئن ای واللّٰہ لئن، إن شرطیہ، ظهرت فعل، کآبة فاعل، علیہ کابة سے متعلق پورا جملہ شرط، اور جزاء محذوف أی فلا عجب اور لقد ظهرت دلیلِ جزاء۔

فی کل قوسٍ اس کا اور وفی کلِّ طرفٍ کا عطف فی حدِّ کلِّ قضیبٍ پر ہے اور ظھرت سے متعلق ہے۔ اور کلَّ یومٍ دونوں جگہ ظھرت کا مفعول فیہ ہے۔

محلِ امتحان نمبر:۱۱، دیوانِ متنبّی ۱۰

(الف) عبارت بااعراب:

وَكُنْتُ إِذَا أَبْصَرْتُهُ لَکَ قَائِمًا (۱) نَظَرْتُ إِلٰی ذِیْ لِبْدَتَیْنِ أَدِیْبٖ

فَإِنْ یَّکُنِ الْعِلْقَ النَّفِیْسَ فَقَدْتَهُ (۲) فَمِنْ کَفِّ مِتْلَافٍ أَغَرَّ وَهُوْبٖ

كَأَنَّ الرَّدٰی عَادٍ عَلٰی کُلِّ مَاجِدٍ (۳) إِذَا لَمْ یُعَوِّذْ مَجْدَهُ بِعُیُوْبٖ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: اور میں جب اس کو تیرے پاس کھڑا دیکھتا، تو میں ایک شیر ببر اور ادیب کی طرف دیکھتا تھا۔

اگر وہ (مرحوم) عمدہ اور مرغوب تھا جس کو تُو نے گم کر دیا ہے تو تُو نے اس کو ایسے ہاتھ سے (گم کیا ہے) جو بہت زیادہ لُٹانے والا، نہایت شریف اور خوب عطا کرنے والا ہے۔

گویا ہلاکت ہر شریف آدمی پر ظلم کرتی ہے جب کہ وہ اپنی شرافت کو عیوب کی پناہ میں نہ دے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

یماک لڑائی کے وقت انتہائی بہادر اور شیر ببر تھا اور خدمت کے وقت سلیقہ مند اور فرمانبردار تھا، آپ کے سامنے اس پر جب بھی نظر پڑتی تو ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی شیر اور سلیقہ مند آدمی کھڑا ہے۔

تُو تو بہت زیادہ سخی اور فیاض ہے۔ قیمتی سے قیمتی چیز کو لٹا دیتا ہے، اور اس پر افسوس نہیں کرتا، تو پھر یماک کی موت پر کیوں افسوس کرتا ہے؟ تجھ کو تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے ایک قیمتی چیز سخاوت کرنے والے ہاتھ سے زمین کو ہبہ کر دیا ہے۔ متنبّی نے سیف الدولہ کی گرم گستری اور اس کی دلی کا حوالہ دے کر یماک کے صدمۂ انتقال کو کم کرنا چاہتا ہے۔

یماک ایک شریف آدمی تھا، اور شریف آدمی گردشِ زمانہ سے اسی وقت محفوظ رہ سکتا ہے جبکہ اپنی شرافت اور بزرگی کو عیوب سے داغدار کر لے اور وہ تو بے عیب تھا؛ اس لیے حوادثِ زمانہ سے نہ بچ سکا اور اس کی موت جلد واقع ہوگئی۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

أَبْصَرْتُ: أبصرَهُ: دیکھنا، ھکذا بَصُره بصارةً (س، ک) دیکھنا۔ لِبْدَة: وہ بال جو شیر کے شانے پر تہ بہ تہ ہوں، پٹھا (ج) ألباد، لُبُود. أَدِيبٌ: باادب، سلیقہ مند۔ الأدَبُ (ک) عقلمند ہونا، صاحبِ ادب ہونا۔

اَلْعِلْقُ: ہر نفیس چیز (ج) اَعْلاق، وَعُلُوق. اَلْعِلْق وَالْعَلاقَةُ (س) دل سے چاہنا، محبت کرنا۔ النَّفِيْس مرغوب شئ. النَّفَاسَۃ (ک) مرغوب اور عمدہ ہونا۔ مِتْلاف اسم مبالغہ بروزنِ مِفْعَالٌ. بہت زیادہ لٹانے والا، برباد کرنے والا۔ تَلِفَ تَلَفًا (س) برباد ہونا۔

فائدہ: یہ وزن اس صفت کے عادی ہونے کو بتاتا ہے جس سے وہ مشتق ہے۔ جیسے مِعْطَاءٌ عطاء کی اس کو عادت ہے۔ مِهْدَاءٌ، ہدایت کی عادت۔ اَغَرّ خوبصورت، ہر سفید چہرہ، فیاض (ج) غُرّ. غَرَّ الْوَجْهُ غُرَّةً (س) سفید خوبصورت رنگ والا ہونا۔ الغرَّة. من الخيل: گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ مِنْ كل شيء: ہر چیز کا ابتدائی اور معظم حصہ۔ مِن القوم: شریف. وھوب: اسم مبالغہ بروزن فَعُول: بہت زیادہ ہبہ اور بخشش کرنے والا، وَهَبَهُ وَهْبًا (ف) ہبہ کرنا۔

الرَّدٰی (س) ہلاک ہونا۔ عَادٍ بروزن قَاضٍ اسم فاعل۔ ظالم (ج) عُدَاة عَدَا عَلٰی

فلانٍ عُدْوَانًا (ن) ظلم کرنا۔ مَاجِدٌ بزرگ۔ شریف۔ المجادۃُ (ک) شریف ہونا، بزرگ ہونا۔ یُعَوِّذُ التَّعْوِیذ: تعویذ لٹکانا، پناہ دینا۔ عُیوب (واحد) عیبٌ خرابی، نقص۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) ہر شعر کی ترکیب:

. کنتُ فعل ناقص، ضمیر اسم، نظرت، کان کی خبر۔ إذا أبصرتُ، کنت کا مفعول فیہ، "ہ" ضمیر ذوالحال، قائماً حال، لکَ، قائمًا سے متعلق۔

فإن یَکُنْ شرط، اور جزاء محذوف۔ أیْ فَلایَنبَغِیْ أَنْ یُحْزَنَ عَلَیْہِ. العلق النفیس کان کی خبر اور ضمیر مرحوم کی طرف راجع۔ فَمِنْ کَفِّ فاء تعلیلیہ مِنْ کَفِّ فعل محذوف سے متعلق أی فَقَدْتَ مِنْ کَفِّ رَجُلٍ متلافٍ الخ.

علیٰ کل ماجدٍ. عادٍ سے متعلق، إذا لم یُعَوِّذ، عادٍ کا مفعول فیہ اور عَادٍ، کانّ کی خبر۔

محل امتحان نمبر: ۱۲، دیوانِ متنبّی ۱۰

(الف) عبارت با اعراب:

کَأَنَّ الرَّدیٰ عَادٍ عَلٰی کُلِّ مَاجِدٍ (۱) إِذَا لَمْ یُعَوِّذْ مَجْدَہٗ بِعُیُوْب
وَلَوْلَا أَیَادِیْ الدَّھْرِ فِی الْجَمْعِ بَیْنَنَا (۲) غَفَلْنَا فَلَمْ نَشْعُرْ لَہٗ بِذُنُوْب
وَلَلتَّرْکُ لِلْإِحْسَانِ خَیْرٌ لِمُحْسِنٍ (۳) إِذَا جَعَلَ الْإِحْسَانَ غَیْرَ رَبِیْب

(الف) آپ مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کیجئے (ج) شعر ثالث کا مطلب تحریر فرما کر قلم بند کریں۔

جواب

ترجمہ: ایسا لگتا ہے کہ موت ہر شریف آدمی کے ساتھ ظلم روا رکھتی ہے اگر وہ اپنی شرافت وعزت نقائص کی پناہ میں نہ دے۔

اگر ہمیں اکٹھا کرنے کے حوالے سے زمانہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو ہم بے خبر رہتے اور

زمانے کی کوتاہیوں کا ہمیں احساس تک نہ ہوتا۔

اگر ایک محسن اپنے احسان کو نامکمل چھوڑ دے تو اس کے لیے احساس سے دشت کشی زیادہ بہتر ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق:

عَاد: ظلم پرور جمع عداۃ (ن) زیادتی کرنا۔ماجد: بزرگوار (ن) صاحبِ عظمت ہونا۔ عیوب: واحد عیب: کمی (ض) عیب دار کرنا۔دھر: جمع دھور: زمانہ۔الجمع: مصدر (ف) جمع کرنا۔نشعر: (ن) ادراک کرنا۔ذنوب: واحد ذنب: گناہ۔الترک: مصدر ترک (ن) چھوڑنا۔احسان: بطلائی (افعال) اچھائی کرنا۔جعل: (ف) بنانا، پیدا کرنا۔

(ج) شعر ثالث کا مطلب:

یعنی ہمیں اور یماک کو ایک ساتھ ملا کر بلاشبہ زمانے نے ہم پر احسان کیا تھا؛ لیکن اس کا یہ احسان اسی وقت قابلِ قبول تھا جب وہ ہمارے درمیان فرقت کی خلیج نہ تعبیر کرتا، اگر یماک کو ہم سے جدا کرنا ہی تھا تو زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ، زمانہ ہمارے وصال کی ساری راہیں پہلے ہی مسدود کر دیتا، کیونکہ نامکمل کام ناقابلِ توجہ ہوتا ہے۔

محل امتحان نمبر:۱۳، دیوانِ متنبّی ۱۱

(الف) عبارت بااعراب:

يَعَافُ خِيَامَ الرَّيْطِ فِيْ غَزَوَاتِهِ (۱) فَمَا خَيْمُهُ إِلَّا غُبَارُ حُرُوْبِ

عَلَيْنَا لَكَ الْإِسْعَادُ إِنْ كَانَ نَافِعًا (۲) بِشَقِّ قُلُوْبٍ لَا بِشَقِّ جُيُوْبِ

فَرُبَّ كَئِيْبٍ لَيْسَ تَنْدٰى جُفُوْنُهُ (۳) وَرُبَّ نَدِيِّ الْجَفْنِ غَيْرُ كَئِيْبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: سیف الدولہ اپنی جنگوں میں ریشم کے خیموں کو ناپسند کرتا ہے، اس لیے اس کا خیمہ غبار جنگ کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوتا۔
ہمارے اوپر آپ کی مدد لازم ہے اگر نفع بخش ہو، دلوں کو چیر کر نہ کہ گریبان کو پھاڑ کر۔
بہت سے غمگین ایسے ہیں جن کی پلکیں تر نہیں ہوتیں۔ اور بہت سے تر پلک غمگین نہیں ہوتے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

شاعر سیف الدولہ کی جدوجہد اور اس کی جفاکشی بیان کر رہا ہے، کہ وہ عیش پسند اور ناز پروردہ نہیں ہے، بلکہ انتہائی جفاکش اور بہادر ہے، اس لیے میدانِ حرب میں ریشم کے خیموں سے سایہ حاصل کرنے کے بجائے غبارِ جنگ سے سایہ حاصل کرتا ہے۔
اگر ہماری مدد اس مصیبت میں آپ کے لیے نفع بخش ہو، تو ہم دلوں کو چیر کر آپ کی مدد کریں گے، محض گریبان کے پھاڑنے پر اکتفا نہیں کریں گے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہم مردوں کی طرح دلوں کو پھاڑ کر آپ کی مدد کریں گے، عورتوں کی طرح گریبان پھاڑ کر نہیں؛ کیونکہ ہم مرد ہیں، اور گریبان پھارنا نوحہ کرنے والی عورتوں کا کام ہے۔
یعنی رونا نہ غم کی علامت ہے، اور نہ رونا خوشی کی علامت ہے؛ کیونکہ بہت سے غمگین نہیں روتے اور بہت سے رونے والے غمگین نہیں ہوتے؛ اس لیے ہمارے نہ رونے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم آپ کے غم میں شریک نہیں ہیں۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

يَعَافُ. عافه عيفًا وعيافًا (ض) کراہیت کی وجہ سے کسی چیز کو چھوڑ دینا۔ خِيَام (واحد) خَيمةٌ. خیمہ۔ رَيط (واحد) ريطَة. ایک پاٹ کی چادر۔ غَزَوَاتٌ (واحد) غَزْوَةٌ: لڑائی الغَزْوُ (ن) لڑائی کرنا۔ حُرُوبٌ (واحد) حَربُ. جنگ۔

علینا أی لازمٌ علینا. الإسْعَادُ. اَسْعَدَهُ عَلی الْأَمْرِ: مدد کرنا۔ نَافِعًا، نفع بخش۔ نفعه بکذا نَفْعا: (ف) نفع دینا۔ شق (ن) پھاڑنا۔ جُیوب (واحد) جَیْب. گریبان۔

رُبَّ برائے تکثیر کَئِیب صیغہ صفت غمگین۔ الکَئَابَةُ (س) غمگین ہونا۔ ندی بھیگی ہوئی۔ النَدیٰ (س) تر ہونا، بھیگنا اور باب (ض) بخشش کرنا۔ جُفُوْن (واحد) جَفْن. پلک۔

(د) ہر شعر کی ترکیب:

علینا، لازمٌ سے متعلق ہوکر خبر مقدم، الإسعاد مبتدا مؤخر؛ بعدہ پورا جملہ مزا مقدم، إن کان شرط مؤخر۔ لک اور بشَق، الإسعاد سے متعلق۔

رُب حرفِ جر ہے، یہ صرف اسمِ نکرہ کو جر دیتا ہے، اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے؛ اس لیے کسی سے متعلق نہیں ہوتا۔ جب کہ بعض نحوی مناسبِ حال لقیت یا رأیت وغیرہ سے متعلق کرتے ہیں۔ اور کبھی اس پر مائے کافہ زائدہ داخل ہوتا ہے، اس صورت میں فعل اور اسم معرفہ پر بھی داخل ہوگا۔ (معجم: ص/۳۲۱) کئیبٍ مجرور، جار مجرور سے مل کر مبتداء بمعنیٰ کثیرٌ مِن الکئیب. لیسَ تندی خبر۔

محل امتحان نمبر: ۱۴، دیوانِ متنبّی ۱۲

(الف) عبارت با اعراب:

(۱) بَکَیْتَ فَکَانَ الضِّحْکُ بَعْدَ قَرِیْبِ تَسَلَّ بِفِکْرٍ فِیْ أَبَیْکَ فَإِنَّمَا

(۲) بِخُبْثٍ ثَنَتْ فَاسْتَدْبَرَتْهُ بِطِیْبِ إِذَا اسْتَقْبَلَتْ نَفْسُ الْکَرِیْمِ مُصَابَهَا

(۳) سُکُوْنُ عَزَاءٍ أَوْسُکُوْنُ لُغُوْبِ وَلِلْوَاجِدِ الْمَکْرُوْبِ مِنْ زَفَرَاتِهِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے (ب) مطلب تحریر کریں (ج) پہلے شعر کا مخاطب کون ہے؟ (د) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں (ہ) آخری شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: تو اپنے والدین کے بارے میں غور و فکر کر کے تسلی حاصل کر لے؛ کیونکہ تو اوّلاً رویا تھا پھر قریب ہی ہنسنا ہو گیا تھا۔

جب شریف آدمی کی طبیعت جزع فزع کے ساتھ اپنے مصائب کا سامنا کرتی ہے، تو وہ اس مصیبت کو لوٹا دیتی ہے، اور اس کے پیچھے خوشی کو لاتی ہے۔

اپنی آہ و فغاں سے غمگین اور بے چین شخص کے لیے صبر کا سکون ہے، یا تھکنے کا سکون ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب) مطلب:

Website:NewMadarsa.blogspot.com

اے سیف الدولہ! تُو اتنا غمگین کیوں ہے؟ صبر سے کیوں نہیں کام لیتا؟ کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ تُو اپنے والدین کی موت پر انتہائی غمگین تھا، پھر تھوڑے ہی دنوں میں وہ غم کافور ہو گیا۔ اسی طرح عنقریب تیرا یہ غم ختم ہو جائے گا۔

شریف آدمی اوائل صدمہ میں گھبرا جاتا ہے اور پھر یہ سوچ کر صبر کر لیتا ہے کہ جزع فزع بیکار ہے جس سے اس کا غم ختم ہو جاتا ہے، بے چینی دُور ہو جاتی ہے اور طبیعت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔

بے چین آدمی کے سکون کی دو ہی صورتیں ہیں: یا تو ابتدا ہی سے صبر کر لے یا ابتداءً جزع فزع اور پریشانی کا اظہار کرے اور جب تھک جائے تو عاجز ہو کر سکون سے بیٹھ جائے۔

(ج) پہلے شعر کا مخاطب کون ہے؟

اِس شعر کا مخاطب سیف الدولہ ہے۔

(د) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:

تَسَلَّ: صیغۂ امر۔ اَلتَّسلِّي: تسلی حاصل کرنا، بہ تکلف صبر کرنا۔ التَّسْلية: تسلی دینا۔

أَبَیْکَ: اس میں دو لغت ہیں: اوّل باء کے فتحہ کے ساتھ۔ اصل میں أَبَوَیْکَ تثنیہ تھا، واوَ

کو الف سے بدل دیا، پھر اجتماعِ ساکین کی وجہ سے الف گرگیا، اس سے مراد والدین ہیں۔ دوم باء کے کسرہ کے ساتھ مفرد ہے، مراد باپ۔ الـضِـحْـکُ: (س) ہنسنا۔ الإضحاکُ: ہنسانا۔

اسْتَـقْبَلْتُ: اَلاِسْتِقبَالُ کسی چیز کا سامنا کرنا۔ الـکریم: شریف (ج) کِرَامٌ. مُـصَـاب: مصدر میمی، مصیبت۔ اَصـابـہ: تکلیف دینا۔ خبث: پلید، ناپاکی، مراد جزع فزع۔ الـخَبـاثَۃُ: (ن) ناپاک ہونا۔ ثَـنَـتُ: ثَـنَـی اَلثَّنْیُ (ض) موڑ دینا، پھیرنا۔ اِسْتَـدْبَرَتْ: کسی کی طرف پیٹھ کرنا۔ طِیب: خوشی۔ طَـابتِ: الـنـفـسُ بِکَذا طِیبًا (ض) دل خوش ہونا۔

وَاجِدٍ: اسم فاعل۔ غمگین۔ وَجَـدَ لَـہٗ وَجـدًا وِجْـدَانًـا (ض) غمگین ہونا۔ الـمَـکْرُوبُ: بے چین، مصیبت زدہ۔ الـکُرب (ن) سخت غم ہونا، بے چین و پریشان ہونا۔ زَفَرَات: (واحد) زَفْرَۃٌ: آہ وفغاں، گرم سانس۔ سُکُون: (ن) ٹھہرنا۔ عَزَاء: (ن) صبر کرنا۔ لُغُوبُ: (ن) تھکنا، عاجز ہونا۔

(ہ) آخری شعر کی ترکیب:

لِـلـوَاجِد الخ مصرع اوّل خبر مقدم، سُکونُ عَزَاءٍ مصرع ثانی مبتدا موخر۔ مِنْ زَفَرَاتِہٖ واجد یا مَکروب سے متعلق۔

محل امتحان نمبر: ۱۵، دیوانِ متنبّی ۱۴۳۱

(الف) عبارت بااعراب:

نَزَلْنَا عَنِ الْأَکْوَارِ نَمْشِیْ کَرَامَۃً (۱) لِمَنْ بَانَ عَنْہُ أَنْ نُلِمَّ بِہٖ رَاکِبًا
نَذُمُّ السَّحَابَ الْغُرَّ فِیْ فِعْلِھَا بِہٖ (۲) وَنُعْرِضُ عَنْھَا کُلَّمَا طَلَعَتْ عَتْبًا
وَمَنْ صَحِبَ الدُّنْیَا طَوِیْلًا تَقَلَّبَتْ (۳) عَلٰی عَیْنِہٖ حَتّٰی یَرٰی صِدْقَھَا کِذْبًا

(الف) ذکرہ کردہ اشعار کو اعراب سے مزین کر کے آپ ترجمہ کریں (ب) خط

کشیدہ الفاظ کی مکمل وضاحت کیجئے (ج) شعر ثالث کا مطلب تحریر کیجئے، نیز بتائیے کہ یہ اشعار کس موقع پر کہے گئے؟

جواب

ترجمہ: کجاووں سے اتر کر ہم یہاں سے جدا ہونے والے محبوب کے احترام میں اس بات سے بچتے ہوئے پیدل چلنے لگے، کہ وہاں سوار ہو کر اُتریں۔

خانۂ حبیب کے ساتھ بادلوں کی ستم گری پر، ہم ان کی مذمت کرتے ہیں، اور جب بھی بادل نظر آتے ہیں تو خفگی ظاہر کرنے کے لیے ہم ان سے اپنا منہ موڑ لیتے ہیں۔

جو شخص عرصۂ دراز تک دنیا میں رہے گا، تو دنیا اس کی نگاہوں میں اتنی بدل جائے گی کہ اس کی سچائی اس شخص کو جھوٹی لگے گی۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی مکمل وضاحت:

نزلنا: (ض) نازل ہونا۔ کرم: مصدر (ک) عزیز ہونا۔ نُلِمَّ: (افعال) قیام کرنا۔ الغر: اصل معنیٰ سفید پیشانی، مراد سفید بادل، واحد غرّ. نعرّض: (افعال) منہ موڑنا۔ عتب: (ن،ض) سرزنش کرنا۔ صحب: (س) ساتھ رہنا۔ تقلبت: (تفعل) تبدیل ہونا، صدق: (ن) سچ بولنا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ج) شعر ثالث کا مطلب:

یعنی جو لمبے زمانے تک دنیا میں رہ کر تجربوں کی دنیا سے گزرے گا اسے دنیا کی پہلی چیزیں بالکل متغیر اور بدلی ہوئی محسوس ہوں گی اور ایسا احساس ہوگا کہ پہلی تمام رعنائیاں اور حسن و زیبائش کی گلیاں ایک خواب تھیں اور حقیقت تو وہ ہے جو اس وقت نظر کے سامنے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ہم نے یہاں الگ دنیا دیکھی تھی، اور محبوب کے بعد اس دنیا کا نقشہ بدلا ہوا نظر آرہا ہے۔

یہ اشعار کس موقع پر کہے گئے؟

مذکورہ اشعار: متنبّی نے ماہِ محرم ۳۴۱ھ میں سیف الدولہ کی تعریف اور اس کی مرعش نامی قلع کا تذکرہ کرتے ہوئے کہے۔

محل امتحان نمبر:۱۶، دیوانِ متنبّی ۱۴

(الف) عبارت با اعراب:

وَكَيفَ التِذَاذِیْ بِالْأَصَائِلِ وَالضُّحٰى (۱) إذَا لَمْ يَعُدْ ذَاکَ النَّسِيْمُ الَّذِیْ هَبَّا
ذَكَرْتُ بِهٖ وَصْلًا كَأَنْ لَمْ أَفُزْ بِهٖ (۲) وَعَيْشًا كَأَنِّیْ كُنْتُ أَقْطَعُهٗ وَثْبًا
وَفَتَّانَةَ الْعَيْنَيْنِ قَتَّالَةَ الْهَوٰى (۳) إذَا نَفَحَتْ شَيْخًا رَوَائِحُهَا شَبَّا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں (ہ) (هبا) اور (شبا) میں الف کیسا ہے؟

جواب

صبح وشام سے میں کیسے لذت حاصل کروں؟ جبکہ وہ ہوا نہیں لوٹی جو (بوقتِ صبح) چلا کرتی تھی۔

مجھے اس مکان کی وجہ سے وہ وصل یاد آ گیا جس میں گویا مجھے کامیابی ملی ہی نہیں تھی اور وہ زندگی (یاد آئی) جسے میں نے گویا اُچھلتے کودتے گزارا۔

اور (وہ محبوبہ یاد آئی) جس کی آنکھیں فتنہ پرور، اور محبت جان لیوا تھی کہ جب اس کی مہک کسی عمر رسیدہ (بوڑھے) کو پہونچ جائے تو وہ جوان ہو جائے۔

(ب) مطلب:

شاعر بہارِ وصل کو یاد کر کے کہتا ہے کہ اب صبح وشام کی حسین اور دلفریب مناظر سے لطف اندوزی کیوں کر ہو سکتی ہے؟ جبکہ وہ نسیمِ محبت جو چلا کرتی تھی، میرے محبوب کے ساتھ رخصت ہوگئی۔

منزلِ محبوب پر پہونچ کر مجھے وصل کا زمانہ یاد آگیا جو اتنی سُرعت کے ساتھ گزرا کہ گویا وصال ہوا ہی نہیں، اور وہ زندگی بھی یاد آئی جو بڑی تیزی سے اُچھلتے کودتے گزرگئی؛ کیونکہ ایامِ مسرت منٹوں میں گزرجاتے ہیں اور ایامِ مصیبت کاٹے نہیں کٹتے۔

منزل محبوب پر پہنچتے ہی مجھے میری محبوبہ یاد آگئی جس کی آنکھیں مسحور کن اور خوبصورتی جان لیوا تھی کہ رُخِ انور پر نگاہ پڑتے ہی لوگ جان دینے کو تیار ہوجائیں، بوڑھے کا دل مچل جائے اور اپنے آپ کو جوان محسوس کرنے لگے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

کیفَ: استفہام انکاری۔ الإلتِذَاذُ: اِلْتَذَّ بالشيءِ: (افتعال) لذت حاصل کرنا، لطف اندوز ہونا۔ أَصَائِل: اصیلٌ کی خلافِ قیاس جمع۔ شام، عصر سے مغرب تک کا وقت۔ ضُحی: (واحد) ضَحْوَۃٌ. چاشت کا وقت۔ صبح۔ یعُد: العَوْد (ن) لوٹنا۔ النَّسِیْمُ: ہر ابتدائی ہوا، نرم ہوا، ہر وہ ہوا جس سے نہ درخت ہل سکے اور نہ نشان مٹ سکے (ج) نِسامٌ. ھَبَّا۔ الف برائے اشباع ھَبَّتِ: الرِّیحُ ھُبُوْبًا (ن) ہوا کا چلنا۔

اَفُزْ: فَازَ بِکَذَا فَوْزًا (ن) کامیاب ہونا۔ اَقْطَعُ: قَطَعَ الشيْءَ قَطْعًا (ف) کاٹنا، طے کرنا۔ وَثَبًا: (ض) کودنا، چھلانگ لگانا۔

فَتَّانَۃٌ: اسم مبالغہ۔ بہت زیادہ فتنہ پرداز، فتنہ میں ڈالنے والی۔ فَتَنَہٗ فِتْنًا (ض) فتنہ برپا کرنا۔ قَتَّالَۃ: یہ بھی اسم مبالغہ ہے، قتل کرنے والی۔ القتل (ن) مارڈالنا۔ الْھَوٰی: (س) محبت کرنا۔ نَفَحَتْ: نَفَحَ الطِّیبُ نَفْحًا (ف) مہکنا۔ یہ لازم ہے مگر یہاں أصابت کے معنیٰ کو متضمن ہونے کی وجہ سے متعدی ہے۔ رَوَائِحُ: (واحد) رَائِحَۃٌ. بُو، خوشبو، مہک۔ شَبَّ: الغُلامُ شَبَابًا (ض) جوان ہونا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) ہر شعر کی ترکیب:

کیف خبر مقدم، اِلتِذَاذِی مبتدا موخر۔ إذَا لَمْ یَعُدْ، اِلتذاذ کا مفعول فیہ۔

وصلًا اور عیشًا، ذکرتُ کا مفعول بہ۔ کأنْ لَمْ اَفُزْ بہ، وصلًا کی صفت ھکذا کأنّی کُنْتُ الخ عیشًا کی صفت۔ وثبًا معنیٰ و اثبًا اَقطعُ کی ضمیر فاعل سے حال۔

فتّانۃَ الخ منصوب بابرائے مفعول بہ ای ذکرتُ فتانۃ. ھکذا قتّالۃَ الھویٰ.

إذا نفحتُ شرط، شبَّ جزا۔ الف برائے اشباع۔ شیْخًا، نفحتُ کا مفعول بہ اور روائحُھا فاعل۔

(ہ) (ھبا) اور (شبا) میں الف کیسا ہے؟

(ھبّا) اور (شبّا) میں الف برائے اشباع کا ہے۔

محل امتحان نمبر: ١٧، دیوانِ متنبّی ١٥

(الف) عبارت با اعراب:

فَیَاشَوْقُ مَا أَبْقٰی وَیَالِیْ مِنَ النَّوٰی (١) وَیَادَمْعُ مَا أَجْرٰی وَیَاقَلْبُ مَا أَصْبَا

لَقَدْ لَعِبَ الْبَیْنُ الْمُشِتُّ بِھَا وَبِیْ (٢) وَزَوَّدَنِیْ فِی السَّیْرِ مَازَوَّدَ الضَّبَّا

وَمَنْ تَکُنِ الْأُسْدُ الضَّوَارِیْ جُدُوْدَہٗ (٣) یَکُنْ لَیْلُہٗ صُبْحًا وَ مَطْعَمُہٗ غَصْبَا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: اے شوق! تو کتنا باقی رہنے والا ہے اور ہائے میرا فراق اور اے آنسو! تو کتنا بہنے والا ہے اور اے دل! تُو کتنا بڑا عاشق ہے۔

تحقیق کہ میرے اور محبوبہ کے درمیان منتشر کرنے والی جدائی نے کھیل کھیلا ہے اور سفر میں اس نے مجھے وہی توشہ دیا ہے جو گوہ کو دیا تھا۔

وہ شخص جس کے آباء و اجداد شکاری شیر ہوں اس کی رات صبح ہوتی ہے۔ اور اس کا کھانا چھین جھپٹ کا ہوتا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

ایک طرف شوق کا حال یہ ہے کہ وہ ختم ہونے کو نہیں، دوسری طرف مسلسل فراق ہی فراق ہے، وصال نام کی کوئی چیز نہیں؛ جس کی وجہ سے آنکھیں پُرنم ہیں اور دل فرطِ محبت اور شوقِ ملاقات میں دیوانہ ہوتا جارہا ہے۔

فراق نے محبوبہ کو جدا کر کے میرے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے، جب سے فراق ہوا ہے اس وقت سے اب تک وصال ہوا ہی نہیں، جس سے میں حیران وپریشان ہوں جس طرح گوہ جب اپنے سوراخ سے نکل کر کہیں جاتی ہے تو پھر اپنے بل کو نہیں پاتی اور اس کی تلاش میں حیران وپریشان گھومتی پھرتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ فراق نے مجھے سفر میں حیرانی وپریشانی والا توشہ دیا جو گوہ کا توشہ تھا۔

شاعر اپنی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے آباء واجداد شکاری شیر تھے، جو اپنا کیا ہوا شکار ہی کھاتے، اور کسی کے جھوٹے کو منہ نہیں لگاتے، تو ظاہر ہے کہ اس کی اولاد بھی شیر ہی ہوگی، جو اپنے بازو کی کمائی سے کھائے گی۔ اس کے نزدیک شب و روز برابر ہوں گے، رات کی اندھیری اس کے ارادوں کو متزلزل نہیں کرسکتی۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:

یَاشَوْقُ: أی یَاشَوْقِيْ. شَوْق. انتہائی چاہت، سخت خواہش (ج) اَشْوَاق. الشوق (ن) شوق دلانا۔ مَاابْقٰی، مَاأَجْرٰی اور مَاأَصْبَا یہ تینوں فعل تعجب ہیں۔ النوی: جدائی، فراق۔ النَّویٰ (ض) جدا ہونا۔ دَمْعٌ: آنسو (ج) دُمُوْعٌ. مَااَجْرٰی. الجریانُ (ض) جاری ہونا، بہنا۔ مَااَصْبَا: صَبَاالیه صَبْوَۃً (ن) مشتاق ہونا۔ لَعِبَ: لَعِبًا (س) کھیل کرنا۔ اَلْبَیْنُ: جدائی، اَلْبَیْنُوْنَۃُ (ض) جدا ہونا۔ المُشِتُّ: اسم فاعل۔ علیٰحدہ کرنے والی۔ الإشتَاتُ. منتشر کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ زَوَّدَ: توشہ دینا، زادِ سفر دینا۔ السَّیْرُ: (ض)، چلنا۔ الضَّبُّ: گوہ، سوسمار (ج) ضِبَابٌ. الأُسُدُ: (واحد) أَسَدٌ. شیر۔ الضَّوَارِيْ: (واحد) ضَارٍ. شکاری درندہ، شکار کا

عادی۔ضَرِیَ الْکَلْبُ بِالصَّیْدِ ضَرِیً (س) شکار کا خوگر ہونا۔جُدُوْدٌ: (واحد) جَدّ دادا۔مَطْعَم: مصدر میمی (س) کھانا کھانا۔غَصب: (ض) غصب کرنا، زبردستی چھین لینا۔

(د) ہر شعر کی ترکیب:

یَاشَوْقُ منادیٰ، مَاأَبْقٰی جوابِ ندا۔یَالِی مِنَ النَّوٰی. یا برائے استغاثہ لِی خبر مقدم، مِنْ زائدہ۔النوی مبتدا مؤخر۔

اَلْبَیْنُ موصوف، الْمُشِتُّ صفت۔موصوف صفت سے مل کر فاعل۔بھا و بی، الْمُشِتُّ سے متعلق۔زَوَّدَ فعل، ضمیر فاعل۔مازَوَّدَا اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ۔

مَنْ تکن شرط، یکن لیلہ جزاء۔و مَطعمُہ غَصْبا اس کا عطف لیلۃ صُبْحًا پر الاُسُدُ الضَّوَارِی، کانَ کا اسم، جُدو دہ خبر، اس ترکیب کے لحاظ سے ترجمہ یہ ہوگا کہ ”وہ شخص کہ شکاری شیر جس کے آباء واجداد ہوں“۔

محل امتحان نمبر: ۱۸، دیوانِ متنبّی ۱۶

(الف) عبارت بااعراب:

وَيُرْهَبُ نَابُ اللَّيْثُ وَحْدَهُ (۱) فَكَيْفَ إِذَا كَانَ اللُّيُوْثُ لَهُ صَحْبَا

وَيُخْشٰى عُبَابُ الْبَحْرِ وَهُوَ مَكَانَهُ (۲) فَكَيْفَ بِمَنْ يَّغْشَى الْبِلَادَ إِذَا عَبَّا

عَلِيْمٌ بِأَسْرَارِ الدِّيَانَاتِ وَاللُّغٰى (۳) لَهُ خَطَرَاتٌ تَفْضَحُ النَّاسَ وَالْكُتُبَا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے (ب) شعر اوّل کا مطلب بیان کیجئے (ج) شعر ثالث کی ترکیب کیجئے۔

جواب

ترجمہ: شیر کے دانوں سے ڈرا جاتا ہے جبکہ شیر تنہا ہوتا ہے، تو خوف کی کیفیت کیا ہوگی جب شیر کے ساتھی بھی شیر ہوں۔

سمندر کی موجوں سے ڈر لگتا ہے جب کہ سمندر اپنی جگہ پر رہتا ہے، تو اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، جو مجزن ہو کر تمام ممالک پر محیط ہو جایا کرتا ہے۔

سیف الدولہ ادیان و مذاہب اور زبانوں کے رازوں سے بخوبی واقف ہے اس کے بہت سے افکار و خیالات علماء اور کتابوں کے لیے باعثِ رُسوائی ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) شعرِ اوّل کا مطلب:

شاعر سیف الدولہ اور شیر دل لشکر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب لوگ اکیلے شیر اور اس کے دانت کو دیکھ کر لوگ گھبرا جاتے ہیں تو اس لشکرِ جرار کے بارے میں کیا خیال ہے جس کا قائد (سیف الدولہ) بھی شیر ہے اور جس کے جاں باز سپاہی (اہلِ نزار) شیر صفت ہیں یعنی دنیا کی کوئی بھی طاقت اس لشکر سے پنجہ آزمائی نہیں کر سکتی ہے۔

(ج) شعرِ ثالث کی ترکیب:

علیم ن صفتِ مشبہ، ب حرفِ جر، اسرار مضاف، الدیانات و اللّغٰی معطوف بہ معطوف ہو کر مضاف الیہ اور ب کا مجرور پھر علیم کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتداء وف ھو کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، خطرات وف، تفضح فعل با فاعل، الناس اور الکتاب دونوں مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور مبتدائے مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

محل امتحان نمبر: ۱۹، دیوانِ متنبّی ۱۷

(الف) عبارت با اعراب:

فَيَوْمًا بِخَيْلٍ تَطْرُدُ الرُّوْمَ عَنْهُمْ (۱) وَيَوْمًا بِجُوْدٍ تَطْرُدُ الْفَقْرَ وَالْجَدْبَا

سَرَايَاكَ تَتْرىٰ وَالدُّمُسْتُقُ هَارِبٌ (۲) وَأَصْحَابُهُ قَتْلٰى وَأَمْوَالُهُ نُهْبٰى

أَتٰى مَرْعَشًا يَسْتَقْرِبُ الْبُعْدَ مُقْبِلًا (۳) وَأَدْبَرَ إِذْ أَقْبَلْتَ يَسْتَبْعِدُ الْقُرْبَا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (د) اشعار کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: کسی دن تو سواروں کے ذریعہ اہلِ سرحد سے رومیوں کو دفع کرتا ہے۔
اور کسی دن سخاوت کے ذریعہ فقر اور قحط دفع کرتا ہے۔
تیری فوجیں مسلسل چل رہی ہیں (آگے بڑھ رہی ہیں) اور دُمُستُقْ (رومی کمانڈر) بھاگ رہا ہے۔ اس کے ساتھی قتل ہو رہے ہیں، اور مال لوٹا جا رہا ہے۔
وہ قلعۂ مرعش آتے ہوئے دُور کو قریب سمجھ رہا تھا، اور جب تُو نے پیش قدمی کی تو وہ قریب کو دُور سمجھتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگا۔

(ب) مطلب:

یعنی تو بہادر اور سخی ہے۔ ہر طرح ملک کی حفاظت کرتا ہے۔ خارجی اعتبار سے جبکہ دشمنوں سے سرحد پر خطرہ ہو، اور داخلی اعتبار سے جبکہ قحط سالی پڑ جائے۔ پہلی صورت میں تیری صفتِ شجاعت کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری صورت میں صفتِ سخاوت کا۔
تو خود بھی بہادر ہے اور تیری فوج بھی بہادر؛ اس لیے تو اور تیری فوج مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور رومی کمانڈر خود بھی بزدل اور اس کی فوج بھی بزدل اس لیے کمانڈر بھاگ رہا ہے، اس کی فوج پسپا ہو رہی ہے، وہ قتل کئے جا رہے ہیں اور ان کا مال لُوٹا جا رہا ہے۔
یہ انسانی فطرت ہے کہ آدمی اپنی تمنا اور اُمنگ کو پوری کرنے کی خوشی میں دُور کی منزل کو قریب محسوس کرتا ہے اور دہشت زدہ ہو کر بھاگنے کی صورت میں خوف اور ڈر کی وجہ سے قریب کی منزل کو دُور خیال کرتا ہے۔ یہی حال دُمُستُقْ کا ہے کہ آتے ہوئے قلعہ مرعش کو قریب سمجھ رہا تھا؛ لیکن جب شکست خوردہ ہو کر بھاگا تو روم کو قریب ہوتے ہوئے دُور سمجھ رہا تھا اس خوف سے کہیں پکڑا نہ جاؤں۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

خَیلٌ: گھوڑوں کا گروہ (ج) خُیُول. مجازاً اس کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے۔
تَطْرُدُ: الطَّردُ (ن) ہٹانا، دھتکارنا۔ الفَقْرُ: احتیاج۔ مفلسی (ج) فُقُور. الفقارۃُ (ک) مفلس ہونا۔ اَلْجَدْبُ: قحط، خشک سالی۔ الجُدُوبَۃُ (ن) قحط پڑنا۔
سَرَایا: (واحد) سَرِیَّۃٌ. لشکر کا ایک ٹکڑا، دستہ۔ تَتْریٰ: یہ اصلاً وَتْریٰ ہے واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا، بمعنیٰ لگاتار، مسلسل۔ الوِتَار: و المُوَاترۃُ لگاتار کوئی کام کرنا، اسی سے تواتر ہے۔ دمُستُقُ: رومی فوج کے کمانڈر کا لقب (ج) دَمَاسِق. ھَارِبٌ: اسم فاعل۔ الھَرْبُ (ن) بھاگنا۔ قَتْلیٰ: (واحد) قَتِیلٌ بمعنیٰ مَقْتُول. نُھْبیٰ: اسم بمعنیٰ نَھَبُ اور نُھُبُ بمعنیٰ منھوب لوٹی ہوئی چیز۔
مَرْعَشُ: روم میں ایک قلعہ کا نام۔ یَسْتَقْرِبُ: قریب سمجھنا، سین اور تا برائے ظن۔ القربُ: نزدیکی۔ اَلْبُعْدُ: دُوری۔ یَسْتَبْعِدُ: دُور سمجھنا۔ مُقْبِلاً: متوجہ ہونے والا، آگے آنے والا۔ أَقْبَلَ عَلَیْہِ: متوجہ ہونا۔ وَأَقْبَلَ إلیہ: آنا۔ أَدْبَرَ: پیٹھ پھیرنا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) اشعار کی ترکیب:

فَیَوْمًا، تَطرُدُ کا مفعول فیہ، بِخَیلٍ اس سے متعلق۔
سَرَایَاکَ مبتدا، تَتْریٰ خبر۔ وَقِسِ الْبَوَاقِی عَلَیْہِ.
مَرْعَشًا مفعول فیہ مُقْبِلاً، یَسْتَقْرِبُ کی ضمیر سے حال۔

محل امتحان نمبر: ۲۰، دیوانِ متنبّی ۱۹

(الف) عبارت با اعراب:

وَخَلّٰی الْعَذَارٰی وَالْبَطَارِیْقَ وَالْقُرٰی (۱) وَشُعْثَ النَّصَارٰی وَالْقَرَابِیْنَ وَالصُّلْبَا
أَرٰی کُلَّنَا یَبْغِی الْحَیٰوۃَ لِنَفْسِہٖ (۲) حَرِیْصًا عَلَیْھَا مُسْتَھَامًا بِھَا صَبًّا

فَحُبُّ الْجَبَانِ النَّفْسَ اَوْرَدَهُ الْبَقَا (۳) وَحُبُّ الشُّجَاعِ الْحَرْبَ اَوْرَدَهُ الْحَرْبَا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (د) اشعار کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: اور اس نے دوشیزہ لڑکیوں، فوجی افسروں، بستیوں، پراگندہ بال عیسائیوں (پادریوں) مصاحبوں اور صلیبوں کو (اپنے دشمن کے قبضہ میں) چھوڑا۔

میں دیکھتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے لیے زندگی کا خواہش مند ہے۔ اس حال میں کہ وہ اس کا حریص اور عاشق ہے۔

چنانچہ بزدلوں کا اپنی جان سے محبت اس کو بقائے زندگی کی طرف لے جاتی ہے اور بہادروں کا جنگ سے محبت، اس کو جنگ کی طرف لے آتی ہے۔

(ب) مطلب:

یعنی رومی کمانڈر نے صرف اپنی جان بچانے کی فکر کی، باقی نوخیز لڑکیاں اور خواتین، فوجی افسران، مقبوضہ گاؤں، بڑے بڑے پادری اور مذہبی پیشواؤں، مذہبی علامت (صلیب) اور بادشاہ کے خصوصی مصاحبوں کو بے یار ومددگار چھوڑ بھاگا اور ان لوگوں کی کوئی فکر نہیں کی۔ اس پر دہشت ایسی طاری تھی کہ ان چیزوں کا خیال تک نہیں آیا۔

ہر شخص زندگی کا عاشق، دیوانہ اور لالچی ہے، اس کو باقی رکھنے کے لیے ہر طرح کی جدوجہد کرتا ہے اور مرنے کے لیے کسی حال میں تیار نہیں، ہر چند کہ وہ زندگی سے اُکتا گیا ہو۔

بزدلوں کو ان کی زندگی کی محبت میدانِ جنگ اور خطرناک جگہ کی طرف جانے نہیں دیتی، اور وہ خطروں کے مواقع سے بچ کر زندہ رہنا چاہتے ہیں اور بہادروں کو جنگ سے محبت، میدانِ جنگ کی طرف کھینچ کر لے آتی ہے، اور یہ محبت عزت کی زندگی حاصل کرنے کے واسطے ہے جان دینے کے واسطے نہیں۔ الغرض دونوں کا مقصد متحد ہے اور وہ ہے زندہ

رہنا؛لیکن حصولِ مقصد کے طریقے الگ الگ ہیں: ایک شکل لڑائی میں شریک نہ ہوکر زندہ رہنا ہے اور دوسری شکل لڑائی میں شریک ہوکر زندہ رہنا ہے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

خَلّٰی: چھوڑنا۔ اَلْعَذَارٰی: (واحد) عَذْرَاءُ. کنواری لڑکی۔ البَطَارِیْقُ: (واحد) بِطْرِیْقٌ: رومی فوج کا جنرل۔ القُریٰ: (واحد) قَرْیَۃٌ بستی۔ شُعْثٌ: (واحد) اَشْعَثُ. غبار آلود، پراگندہ بال۔ مراد پادری، راہب۔ اَلشَّعْثُ (س) پراگندہ بال ہونا۔ نَصَارٰی: (واحد) نَصْرَانِیٌ، عیسائی۔ اَلْقَرَابِیْنَ: (واحد) قِرْبَانٌ: ہم نشیں، مراد بادشاہ کا مصاحب۔ صُلُبٌ: (واحد) صَلِیْبٌ سولی کی لکڑی، وہ نقشہ جس پر بزعم نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی، عیسائی صلیب کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں حتیٰ کہ اپنی جنگوں میں لے جاتے ہیں۔

یَبْغِيْ: بَغَی الشیءَ بَغْیًا وبُغْیَۃً (ض) طلب کرنا۔ حیاۃ: زندگی۔ حَرِیْصًا: لالچی (ج) حُرَصَاءَ، الحِرْص (ض) لالچ کرنا۔ مُسْتَهَامًا: محبت اور عشق میں دیوانہ، الإسْتِهَامَ. عشق میں دیوانہ اور پاگل ہونا، اَلْهَیْمُ: (ض) محبت کرنا، صَبٌّ: عاشق (ج) صَبُّوْن. صَبَّ إلیه صَبَابَۃً (س) عشق کرنا، محبت کرنا۔

اَلْجَبَانُ: بزدل (ج) جُبَنَاءُ. اَلْجُبْنُ وَالْجَبَانَۃُ (ک) بزدل ہونا۔ اَوْرَدَہٗ: گھاٹ پر اُتارنا۔ الشُّجَاع: بہادر (ج) شُجْعَانٌ.

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) اشعار کی ترکیب:

کُلَّنَا، اریٰ کا مفعول اوّل، یَبْغِيْ مفعول ثانی۔ حَرِیْصًا، مُسْتَهَامًا بها اور صَبًّا، یبغی کی ضمیر فاعل سے حال۔

حُبُّ الْجَبَانِ مبتدا، اَوْرَدَ خبر۔ النَفْسَ، حُبَّ مصدر کا مفعول بہ۔ البَقَا، اوردَ کا مفعول ثانی۔

محل امتحان نمبر: ۲۱، دیوانِ متنبّی ۲۰

(الف) عبارت با اعراب:

لَا یَمْلِکُ الطَّرِبُ الْمَحْزُوْنُ مَنطِقَهٗ (۱) وَدَمْعَهٗ وَهُمَا فِیْ قَبْضَةِ الطَّرَبِ

غَدَرْتَ یَامَوْتُ کَمْ أَفْنَیْتَ مِنْ عَدَدٍ (۲) بِمَنْ أَصَبْتَ وَکَمْ أَسْکَتَّ مِنْ لَجَبِ

وَکَمْ صَحِبْتَ أَخَاهَا فِیْ مُنَازَلَةٍ (۳) وَکَمْ سَأَلْتَ فَلَمْ یَبْخَلْ وَلَمْ تَخِبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب قلم بند کریں۔

جواب

ترجمہ: مغموم بے چین شخص اپنی گویائی اور آنسو پر اختیار نہیں رکھتا۔ وہ دونوں بے چینی کے قبضے میں ہوتے ہیں۔

اے موت! تو نے اس شخص کے ساتھ بدعہدی کی جس کو تو آئی۔ تو نے کتنے ہی لوگوں کو فنا کر دیا اور کتنے شور کو خاموش کر دیا۔

(اے موت!) تُو اس کے بھائی کے ساتھ کتنی ہی مرتبہ جنگ میں رہی اور کتنی ہی مرتبہ تو نے سوال کیا؛ تو اس نے بخل نہیں کیا اور تو محروم نہیں ہوئی۔

(ب) مطلب:

جو شخص بے چین اور غمگین ہوتا ہے اس کو اپنے آنسوؤں اور اپنی باتوں پر قدرت نہیں ہوتی، وہ دونوں بے چینی کے قبضہ میں ہوتے ہیں اور بے چینی ان میں جس طرح چاہتی ہے تصرف کرتی ہے۔ یہی حال میرا ہے کہ میں بے چین اور مغموم ہوں۔ اپنے آنسوں اور زبان پر قدرت نہیں ہے۔

اے موت! تو نے خولہ کے ساتھ بدعہدی کی، کہ ایک کا نام لے کر بہت سوں کی جان لے لی، کیونکہ یہ موت تنہا خولہ کی نہیں؛ بلکہ ان تمام ضرورت مندوں اور محتاجوں کی

موت ہے جو اس کی نوازش پر جیتے تھے۔ دوسرا نقصان یہ ہوا کہ خولہ کے دروازے پر فقیروں اور سائلوں کا جو ہنگامہ اور شور رہتا تھا تو نے خولہ کو موت دے کر اس شور کو ختم کر دیا۔ تو تو بڑی بے وفا اور ظالم ہے۔

اے موت! خولہ کے بھائی سیف الدولہ نے تیرے ساتھ وفاداری کا معاملہ کیا، اس طرح کہ تو نے میدانِ جنگ میں جتنی جانوں کا اس سے سوال کیا اس نے دیدی اور تو نامراد نہیں لوٹی؛ پھر بھی تُو نے اس کی بہن کی جان لے کر اس کے ساتھ بے وفائی کیوں کی؟

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

یَمْلِکُ: اَلْمِلْکُ (ض) مالک ہونا۔ الطَّرِبُ: صیغہ صفت۔ بے چین الطَّرَبُ (س) غم یا خوشی میں جھومنا، یہ اضداد میں سے ہے۔ طَرِبٌ یہاں غمگین کے معنیٰ میں ہے اور اس کا قرینہ اَلْمَحْزُوْن ہے۔ اَلْمَحْزُوْن: غمگین۔ الحُزن (س) غمگین ہونا۔ مَنطِق: مصدر میمی، گویائی، کلام۔ نَطَقَ بِکَذَا نُطقًا (ض) بولنا۔ دَمْعٌ: آنسو (ج) دُمُوْع. قَبْضَۃ: قبضہ، ملکیت۔ قَبَضَ الشیءَ قبضًا (ض) سمیٹنا، قبضہ کرنا۔

غَدَرْتَ: الغَدرُ (ن، ض) خیانت کرنا، عہد توڑنا۔ اَفْنَیْتَ: اَفْنَاہ: فنا کرنا۔

عَدَدٌ: شمار، تعداد (ج) اَعْداد. اَصَبْتَ: أَصابَتِ المصیبۃُ: مصیبت پہونچانا۔ کَمْ: خبریہ برائے کثرت۔ اَسْکَتَّ: أَسْکَتَہٗ: خاموش کر دینا۔ لَجَبَ: بہادروں کا شور۔ لَجِبَ القومُ لَجَبًا (س) شور مچانا۔

صَحِبْتَ: الصُّحْبَۃ (س) ساتھ رہنا۔ مُنَازَلَۃٍ: (مفاعلۃ) نَازَلَہ فی الحرب: مقابلہ میں اُترنا اور جنگ کرنا۔ یَبْخَلُ: البُخل (س) بخل کرنا، ضرورت کے مواقع میں خرچ نہ کرنا۔ تَخِبْ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ اَلْخَیْبَۃُ (ض) نامراد ہونا، محروم ہونا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) ہر شعر کی ترکیب:

الطرب المحزون دونوں الرجل محذوف کی صفت ہے ھُمَا مبتدا فی قبضۃ الطرب خبر۔

غَدَرتَ جواب ندا مقدم، بِمَنْ أَصبتَ، غَدرتَ سے متعلق۔ کَمْ ممیّز، مِنْ زائدہ، عَدَدٍ تمیز۔ بعدہ اَفنَیْتَ کا مفعول بہ

کم ممیّزہ، تمیز محذوف ای کَمْ مرۃً. بعدہٗ صَحِبتَ کا مفعول بہ۔

محل امتحان نمبر: ۲۲، دیوانِ متنبّی ۲۱

(الف) عبارت با اعراب:

بَـلٰـى وَحُـرْمَةٍ مَـنْ كَانَتْ مُرَاعِيَةً (۱) لِحُرْمَةِ الْمَجْدِ وَالْقُصَّادِ وَالْأَدَبِ
وَمَنْ غَدَتْ غَيْرَ مَوْرُوْثٍ خَلَائِقُهَا (۲) وَإِنْ مَضَتْ يَدُهَا مَوْرُوْثَةَ النَّشَبِ
وَهَـمُّهَا فِي الْعُلٰى وَالْمَجْدِ نَاشِئَةً (۳) وَهَـمُّ أَتـرَابِهَـا فِي اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) شعر اوّل کا مطلب بیان کریں (ج) شعر آخر کی ترکیب کریں۔

جواب

تـرجـمـہ: کیوں نہیں اس خاتون کی عزت کی قسم جو شرافت و بزرگی شاعروں اور ادب کی عزت کا لحاظ رکھنے والی تھی (میں نے اُس پر آنسو بہائے)۔
اور اس خاتون کی قسم جواب اس حال میں ہوگئی ہے کہ اُس کے اخلاق کسی کی وراثت نہیں بن سکتے، ہر چند کہ لوگ اس کی جائیداد کے مالک ہوگئے ہیں۔
بچپن ہی سے خولہ کی توجہ بلندی اور شرفِ عزت کے حصول کی طرف مبذول تھی، جبکہ اُس کے ہم جولیوں کا مقصدِ حیات کھیل کود تھا۔

(ب) شعر اوّل کا مطلب:

شاعر خولہ کی عزت و آبرو کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ بخدا مجھے خولہ سے دلی لگاؤ اور قلبی تعلق تھا۔ سیف الدولہ کی کی بہن ہونے کی حیثیت سے وہ ہم میں محترم اور لائق تکریم تھی اور

ایسی باکمال بہن کو کھودینے پر واقعۃً میرا دل آتشِ رنج میں جل رہا ہے، اور آنکھوں سے اضطراب و بے چینی کے آنسوں رواں ہیں اور کیوں نہ ہوں، جبکہ خود مرحومہ بھی شرفِ عزت کی قدردان تھی اور شعروادب کے لیے اس کے دل میں انتہائی اونچا مقام تھا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ج) شعر آخر کی ترکیب:

و ابتدائیہ، ھم مضاف، ھا ضمیر ذوالحال، ناشئة حال، پھر مضاف الیہ ہو کر مبتدا، فی حرفِ جر، العلی والمجد معطوف الیہ معطوف ہو کر مجرور اور ظرفِ مستقر کے بعد خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ھم اثرا بھا اضافتوں کے بعد مبتدا، فی حرفِ جر، اللھو واللعب معطوف الیہ معطوف ہو کر مجرور، ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

محلِ امتحان نمبر:۲۳، دیوانِ متنبیؔ ۲۲

(الف) عبارت با اعراب:

وَإِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الْغَلْبَاءُ عُنْصُرَهَا (۱) فَكِنَّ فِي الْخَمْرِ مَعْنىً لَيْسَ فِي الْعِنَبِ
فَلَيْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسَيْنِ غَائِبَةٌ (۲) وَلَيْتَ غَائِبَةَ الشَّمْسَيْنِ لَمْ تَغِبِ
وَلَيْتَ عَيْنَ الَّتِي آبَ النَّهَارُ بِهَا (۳) فِدَاءُ عَيْنِ الَّتِي غَابَتْ وَلَمْ تَؤُبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر اشعار کی ترکیب کریں (ہ) ''أنت'' کا مخاطب کون ہے اور یہ اشعار کس کی شان میں کہے گئے ہیں؟

جواب

ترجمہ: اگر اس کی اصل نسل زبردست قوم تغلب سے تھی تو (اس میں کیا استبعاد ہے؟ کیونکہ) بلاشبہ شراب میں ایسی خوبی ہے جو انگور میں نہیں ہے۔

کاش! کہ دو آفتابوں میں سے طلوع ہونے والا آفتاب، غائب ہو جاتا اور کاش کہ

دو آفتابوں میں سے غائب ہونے والا آفتاب، غائب نہ ہوتا۔

اور کاش کہ وہ آفتاب جس سے دن لوٹ کر آتا ہے قربان ہو جاتا اس آفتاب پر جو غائب ہو گیا، اور نہیں لوٹے گا۔

(ب) مطلب:

اگر اس کے آباء واجداد بنی تغلب سے تھے اور ان میں وہ خوبیاں نہیں تھیں جو مرحومہ میں تھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ دیکھئے انگور اصل ہے اور شراب اس کی فرع؛ لیکن پھر بھی شراب میں وہ خوبی ہے جو انگور میں نہیں۔ دیکھئے فرع اصل سے بڑھ گیا۔ مشہور مثل ہے کہ: گر وگڑھ ہی رہا اور چیلا چینی بن گیا۔

دو آفتاب: ایک سے مراد حقیقی مشہور آفتاب اور دوسرے سے مرحومہ خولہ ہے، جو فیض اور نفع رسانی میں مثل آفتاب تھی۔ شاعر کہتا ہے کہ کیا اچھا ہوتا کہ آسمانی آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو جاتا اور مرحومہ ہمیشہ زندہ رہتی؛ کیونکہ وہ نفع رسانی میں آفتاب سے بڑھی ہوتی تھی۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ حقیقی آفتاب اپنے آپ کو مرحومہ پر قربان کر کے اس کو بچا لیتا۔ افسوس کہ مرحومہ قبر میں چھپ گئی اور اب وہ لوٹ کر نہیں آئے گی۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

تَغْلِب: سیف الدولہ کا قبیلہ اور اسی سے لفظ غَلْبَاء ماخوذ ہے جیسے ظِلٌّ ظَلِيْلٌ.

اَلْغلباءُ: موٹی گردن والی عورت۔ قَبِيْلَةٌ غَلْبَاء: زبردست طاقتور قبیلہ۔ عُنْصُر: وہ مادہ جس سے کوئی چیز بنے، بنیادی اجزاء، اصل (ج) عَنَاصِر. خَمْرٌ: شراب (ج) خُمُوْر. مَعْنَى: باطنی خوبی (ج) معانی. عِنَبٌ: انگور (ج) اَعْنَابٌ.

طَالِعَةٌ: اسم فاعل۔ الطُّلُوْع: (ن) نکلنا، طلوع ہونا۔ شَمْسٌ: سورج (جمع) شُمُوْسٌ. شَمْسَيْنِ سے مراد آسمانی آفتاب اور مرحومہ۔ غَائِبَةٌ: اسم فاعل غَابَ عَنْهُ غَيْبًا: (ض) غائب ہونا۔

عَیْنٌ: سورج (ج) عُیُوْنٌ. پہلے عین سے حقیقی آفتاب مراد ہے، دوسرے عین سے مرحومہ خولہ۔ آبَ: اَوْبًا وَاِیَابًا (ن) النَّہار: دن، نہار شرعی: صبح صادق سے مغرب تک (ج) اَنْھُر و نُھُر.

(د) ہر اشعار کی ترکیب:

فَإِنَّ فِی الْخَزْرِ دَالٌّ عَلَی الْجَزَاءِ. أیْ فَلَاعَجَبَ وَلَابُعْدَ. مَعْنًی موصوف، لَیْسَ صفت۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

طَالِعَةً، لَیْتَ کا اسم، غَائِبَةٌ خبر۔

عَیْن مضاف، الَّتِی آب، اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر لَیْتَ کا اسم۔ فِدَاءُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

(ہ) ''أنت'' کا مخاطب کون ہے اور یہ اشعار کس کی شان میں کہے گئے ہیں؟

أنت کا مخاطب خولہ ہے اور یہ اشعار سیف الدولہ کی بہن خولہ کے محاسن کے بارے میں کہے گئے ہیں۔

محل امتحان نمبر:۲۴، دیوانِ متنبّی ۲۳

(الف) عبارت با اعراب:

قَدْکَانَ کُلُّ حِجَابٍ دُوْنَ رُؤْیَتِھَا (۱) فَمَا قَنِعْتِ لَھَا یَا أَرْضُ بِالْحُجُبِ
وَلَارَأَیْتِ عُیُوْنَ الْاِنْسِ تُدْرِکُھَا (۲) فَھَلْ حَسَدْتِ عَلَیْھَا أَعْیُنَ الشُّھُبِ
وَھَلْ سَمِعْتِ سَلَامًا لِیْ اَلَمَّ بِھَا (۳) فَقَدْ أَطَلْتُ وَمَاسَلَّمْتُ مِنْ کَثَبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: بے شک تمام پردے اس کے دیدار میں حائل تھے۔ سوائے زمین! تُو نے اس کے اُن پردوں پر اکتفانہیں کیا۔
اور (اے زمین) تُو نے انسانوں کی آنکھوں کو نہیں دیکھا ہوگا کہ اس تک پہونچی ہو تو کیا تو اس نے پرستاروں کی آنکھوں سے حسد کیا؟
اور کیا تُو نے میرا اسلام سنا؟ جو اس تک پہنچا ہو، کیونکہ میں نے دُور سے سلام کیا قریب سے نہیں۔

(ب) مطلب:

مرحومہ خود ہی اتنے پردوں میں رہتی تھی کہ کسی کے لیے اس کو دیکھنا آسان نہ تھا۔ اے زمین! تُو نے ان پردوں پر کیوں اکتفانہیں کیا؟ یہاں تک کہ تو خود اس کے لیے پردہ بن گئی۔ وہ اتنی پردہ نشین خاتون تھی کہ انسانی آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ تو اے زمین! پھر کس بات پر تجھے حسد ہوا؟ شاید تجھے اس پر حسد ہوا ہو کہ آسمان کے ستارے اس کو دیکھتے ہیں تجھے یہ بھی گوارہ نہ ہوسکا بالآخر تو نے اس کو مٹی میں چھپا کر ستارے کی نگاہوں سے بھی اوجھل کردیا۔
اے زمین! تیرے حسد کی وجہ شاید یہ ہے کہ میں نے اس کو سلام بھیجا ہے اور تُو نے سن لیا ہے، اس وجہ سے تُو نے اپنے اندر چھپالیا، حالانکہ میرا اسلام باعثِ حسد نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ میں نے دُور سے سلام کیا ہے، قریب سے نہیں؛ چونکہ اس نے تو مجھ سے بہت دُور وفات پائی ہے۔ باعث حسد تو وہ سلام ہے جو قریب سے ہو۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

كُلُّ حِجَابٍ : کلّ اگر نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہو تو استغراق کا فائدہ دیتا ہے۔
حِجَابٌ: پردہ (ج) حُجُبٌ. یہاں صنعتِ تعلیل ہے یعنی اصل علت کو چھور کر اپنی طرف سے علت پیش کرنا؛ کیونکہ قبر میں جانے کی اصل علّت موت ہے، اس کو چھوڑ کر شاعر عدمِ قناعت کو علّت بیان کرتا ہے۔ **قَنِعْتِ**: اَلْقَنَاعَةُ (س) قناعت کرنا، شئ قلیل پر راضی

ہونا۔ اَرْضٌ: زمین (ج) اَرَاضِی۔

عُیُوْنٌ: (واحد) عَیْنٌ. آنکھ۔ اِنْسٌ: (واحد) اِنْسِیٌّ: انسان (ج) أُنَاسٌ و اَنَاسِیٌّ

تُدْرِکُ: أَدْرَکَ الشيءَ بِبَصَرِہٖ: دیکھنا۔ شُھُبٌ: (واحد) شِھَابٌ: ستارہ۔

أَلَـمَّ بِہٖ إِلْمَامًا: کسی کے پاس اُترنا، قیام کرنا۔ أَطَلْتُ: اَلْإِطَالَۃُ: لمبا کرنا، مراد دُور سے سلام کرنا۔ کَثَبٌ: قریب۔ الکَثَبَ (ن،ض) قریب ہونا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) ہر شعر کی ترکیب:

دُوْنَ رؤْیَتِھَا، کَانَ کی خبر۔ فَمَاقَنِعْتِ جوابِ ندا۔ یَااَرْضُ ندا، بِالْحُجُبِ، قَنِعْتِ سے متعلق۔

تُدْرِکُھَا، عُیُوْن سے حال اور حَسَدْتِ میں خطاب زمین کو ہے۔

سَلَامًا لِیْ ذوالحال، أَلَمَّ بِھَا حال۔

محل امتحان نمبر: ۲۵، دیوانِ متنبّی ۲۴

(الف) عبارت بااعراب:

قَدْ کَانَ قَاسَمَکَ الشَّخْصَیْنِ دَھْرُھُمَا (۱) وَعَاشَ دُرُّھُمَا الْمُفْدِیُّ بِالذَّھَبِ

وَعَادَ فِيْ طَلَبِ الْمَتْرُوْکِ تَارِکُهٗ (۲) اِنَّا لَنَغْفُلُ وَالْأَیَّامُ فِي الطَّلَبِ

مَا کَانَ اَقْصَرَ وَقْتًا کَانَ بَیْنَھُمَا (۳) کَاَنَّهُ الْوَقْتُ بَیْنَ الْوِرْدِ وَالْقَرَبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

جواب

ترجمہ: آپ سے دو شخصوں کو اُن کے زمانے نے تقسیم کر دیا تھا اُن میں سے موتی بقید حیات تھا جس پر سونا قربان ہو گیا۔

چھوڑنے والا چھوڑی ہوئی چیز کو ازسرِنو ڈھونڈنے لگا، بلاشبہ ہم لوگ غفلت میں پڑے رہتے ہیں، جبکہ زمانہ مسلسل پیچھے لگا رہتا ہے۔

ان دونوں بہنوں کے درمیان کتنا مختصر وقفہ تھا، ایسا لگتا ہے کہ گھاٹ پر آنے اور اس سے پہلی شب میں چلنے کے درمیان کا فاصلہ تھا۔

(ب) دوسرے شعر کا مطلب:

یعنی چھوٹی بہن کو ہضم کر کے ڈکار لینے کے بعد پھر سے زمانہ بڑی بہن کی شکل میں اپنی خوراک ڈھونڈنے آ پہنچا ہے، جبکہ ہم لوگ پہلے کی طرح غفلت میں پڑے سوتے رہے اور زمانہ مسلسل تعاقب میں تھا، اس لیے موقع ملتے ہی ہاتھ صاف کر گیا اور ہم لوگ حسرتِ افسوس کی ہتھیلی ملتے رہ گئے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

قَاسِم: (مفاعلۃ) آپس میں تقسیم کرنا۔ شخصین: شخص کا تثنیہ ہے جمع أشخاص ہے۔ عاش: (ض) جینا۔ درّ: (ج) درر موتی۔ عاد: (ن) عودًا لوٹنا۔ المتروک: (ن) چھوڑنا۔ تغفل: غفل (ن) غفلًا غافل ہونا۔ ایّام: واحد یومٌ دن۔ یہاں مراد زمانہ ہے۔ اقصر: اسم تفضیل، نہایت کم، بہت مختصر۔ قصر (ک) مختصر ہونا۔ الوِردُ: وردَ (ض) وردَ وروردًا گھاٹ پر پانی پینے کے لیے آنا۔ القرب: گھاٹ پر پہنچنے کے لیے رات کو چلنے کا نام ہے۔

محل امتحان نمبر: ٢٦، دیوانِ متنبّی ٢٥

(الف) عبارت با اعراب:

فَلا تَنلْکَ اللَّيَالِيْ إِنَّ اَيْدِيَهَا (١) إِذَا ضَرَبْنَ كَسَرْنَ النَّبعَ بِالْغَرَبِ

وَلَايُعِنَّ عَدُوًّا أَنْتَ قَاهِرُهُ (٢) فَإِنَّ هُنَّ يَصِدْنَ الصَّقْرَ بِالْخَرَبِ

وَاِنْ سَرَرْنَ بِمَحْبُوْبٍ فَجَعْنَ بِهٖ (۳) وَقَدْ اَتَيْنَ بِكَ فِى الْحَالَيْنِ بِالْعَجَبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) پہلے شعر کا مطلب بیان کریں (ج) یہ بتائیں کہ مذکورہ اشعار کس کے مرثیے پر کہے گئے ہیں؟

جواب

ترجمہ: آپ پر راتوں کا بس نہ چلے یقیناً راتوں کے ہاتھ جب حملہ آور ہوتے ہیں تو وہ کمان کی ٹھوس لکڑی کو کمزور پودوں سے شکستہ کر ڈالتے ہیں۔

اور یہ راتیں آپ کے زیر کردہ دشمن کا بھی ساتھ نہ دیں اس لیے کہ وہ سرخاب کے ذریعے شکرہ کا شکار کر لیتی ہیں۔

اگر راتیں کسی دل پسند چیز کے ذریعے خوشی دیتی ہیں تو اسی کے ذریعے رنج بھی پہونچاتی ہیں اور یہ راتیں آپ کے سامنے دونوں حالتوں میں حیرت انگیز کام کر چکی ہیں (کارنامے دکھا چکی ہیں)۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) پہلے شعر کا مطلب:

اہلِ عرب کا خیال تھا کہ راتیں ہی حوادث مصائب کو جنم دیتی ہیں اور رات ہی میں حوادث کا پلان بنتا ہے اس لیے شاعر سیف الدولہ کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے کہ حوادث کی موجد و معاون راتوں کے پنجوں سے اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے، اس لیے کہ یہ انتہائی بے رحم اور دریدہ صفت ہوتے ہیں اور جب کسی کو تباہ کرنے کے درپے آتے ہیں تو ایک معمولی سی چیز کے ذریعے بڑے بڑے عزم و استقلال کے پہاڑ بھی زمیں دوز کر دیتے ہیں۔

(ج) مذکورہ اشعار کس کے مرثیے پر کہے گئے ہیں؟

مذکورہ اشعار متنبّی نے سیف الدولہ کی بہن کے مرثیے میں کہے ہیں جس کا انتقال ۳۵۲ھ میں کومیا فارقین میں ہوا تھا۔

محل امتحان نمبر: ٢٧، دیوانِ متنبّی ٢٦

(الف) عبارت با اعراب:

تَخَالَفَ النَّاسُ حَتّٰى لَا اِتِّفَاقَ لَهُمْ (١) إِلَّا عَلٰى شَجَبٍ وَالْخُلْفُ فِي الشَّجَبِ

فَقِيلَ تَخْلُصُ نَفْسُ الْمَرْءِ سَالِمَةً (٢) وَقِيلَ تَشْرَكُ جِسْمَ الْمَرْءِ فِي الْعَطَبِ

وَمَنْ تَفَكَّرَ فِي الدُّنْيَا وَ مُهْجَتِهِ (٣) أَقَامَهُ الْفِكْرُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالتَّعَبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: لوگوں کا (سب چیزوں میں) اختلاف ہے یہاں تک کہ ان کا کسی چیز پر اتفاق نہیں، سوائے موت کے اور موت میں بھی اختلاف ہے۔

چنانچہ کہا گیا ہے کہ انسان کی روح (بعد ہلاک جسم) محفوظ رہتی ہے (روح ہلاک نہیں ہوتی) اور کہا گیا ہے کہ روح ہلاکت میں آدمی کے جسم کے ساتھ شریک ہے۔

جو شخص دنیا اور اپنی جان کے بارے میں سوچتا ہے تو اس کو اس کی سوچ عجز اور مشقت کے درمیان کھڑا کر دیتی ہے۔

(ب) مطلب:

دنیا میں سوائے موت کے کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں کسی کا اختلاف نہ ہو، البتہ موت پر سبھی کا اتفاق ہے کہ ہر جاندار کو مرنا ہے۔ پھر موت کی حقیقت میں بھی اختلاف ہے جس کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔

یعنی حقیقت موت میں اختلاف اس طرح ہے کہ دہریہ اور قدم عالم کے قائلین کا کہنا ہے کہ جسم کے ساتھ روح بھی فنا ہوتی ہے، جب کہ قائلینِ بعث وحشر کا قول ہے کہ صرف جسم فنا ہوتا ہے، روح فنا نہیں ہوتی؛ وہ اپنی حالت پر رہتی ہے۔

یعنی جو شخص دنیا سے جدائی کے غم اور اپنی موت کی فکر میں رہتا ہے تو لامحالہ یہ فکر اس کو مشقت میں ڈال دیتی ہے، پھر جب وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ جدائی فیصلہ ہے جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا، تو عاجز اور بے بس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

تَخَالَفَ: باہم اختلاف کرنا۔ شَجَبٌ: ہلاکت، موت، شَجَبَ شَجْبًا وشُجُوبًا (ن) ہلاک ہونا، مرنا۔ فِی الشَّجبِ أی فِي حَقِيقَةِ الشجَب. الْخُلْف: وعدہ پورا نہ کرنا، خلاف۔ یہاں اِختِلاف کے معنیٰ میں ہے، اِخْتَلَفَ: اختلاف کرنا، ناموافق ہونا۔

تَخَلُّصُ: خَلَصَ مِنَ الْهَلَاكِ خَلَاصًا (ن) خلاصی پانا، چھٹکارا پانا۔ نَفْسٌ: روح (جمع) نُفُوسٌ. سَالِمَةً: اسم فاعل۔ السَلَامَة (س) محفوظ رہنا۔ تَشْرَكُ: شَرِكَه شَرِكًا (س) شریک ہونا۔ العَطَبُ: (س) ہلاک ہونا۔

تَفَكَّرَ فِي الْأَمْرِ: غور و فکر کرنا، سوچنا۔ مُهْجَةٌ: جان، روح (ج) مُهَجٌ و مُهَجَاتٌ.

اَقَامَه: کھڑا کر دینا۔ العَجْز: عدمِ قدرت۔ عَجَزَ عَنْ كَذَا عَجْزًا (ض، س) عاجز ہونا، قادر نہ ہونا۔ التَّعَبِ: (س) تھکنا، مشقت میں پڑنا۔ فِكْرٌ: غور، سوچ (ج) اَفْكَار.

(د) ہر شعر کی ترکیب:

الْخُلف مبتدا، فِی الشَجَبِ خبر۔

نَفْسُ الْمَرْءِ ذوالحال، سَالِمَةً حال۔

مَنْ تَفَكَّرَ شرط، اَقَامَهُ الفِكر جزاء.

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

محل امتحان نمبر: ۲۸، دیوانِ متنبّی ۳۰

(الف) عبارت با اعراب:

وَكُلَّمَا لَقِيَ الدِّيْنَارُ صَاحِبَهُ (ا) فِي مِلْكِهِ افْتَرَقَا مِنْ قَبْلِ يَصْطَحِبَا

مَالٌ كَانَّ غُرَابَ الْبَيْنِ يَرْقُبُهُ (۲) فَكُلَّمَا قِيلَ هٰذَا مُجْتَدٍ نَعَبَا
بَحْرٌ عَجَائِبُهُ لَمْ تُبْقِ فِي سَمَرٍ (۳) وَلَا عَجَائِبَ بَحْرٍ بَعْدَهَا عَجَبَا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں (ہ) یہ اشعار کس کی شان میں کہے گئے ہیں؟

جواب

ترجمہ: اور جب جب بھی دینار اپنے ساتھی (دینار) سے اس کی ملکیت میں آ ملتا ہے تو دونوں ایک ساتھ ہونے سے پہلے جدا ہو جاتے ہیں۔

اس کا ایسا مال ہے کہ گویا جدائی کا کوّا اس کی تاک میں لگا رہتا ہے، چنانچہ جب بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سائل ہے تو وہ کوّا بول پڑتا ہے۔

وہ ایک ایسا دریا ہے جس کے عجائبات نے رات کی قصہ گوئی اور سمندر کے عجائبات میں ممدوح کے عجائب کے بعد کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی۔

(ب) مطلب:

ممدوح اتنا فیاض ہے کہ روپے، پیسے، درہم اور دینار کو جمع کر کے نہیں رکھتا بلکہ اس کو اس سے پہلے خرچ کر ڈالتا ہے کہ کوئی دوسرا دینار اس کی ملکیت میں آئے، ایک دینار سے صرف چلتے چلاتے ملاقات ہو جاتی ہے ایک ساتھ رہنے کی نوبت نہیں آتی۔

یعنی اس کا مال ہمیشہ جدائی کی تاک میں لگا رہتا ہے، جب بھی اس کے سامنے کسی سائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو وہ فوراً سائل کو دے کر اس مال کو اپنے سے جدا کر دیتا ہے، گویا جدائی کا کوّا اس کی تاک میں لگا ہوا تھا، کہ جس کے بولتے ہی ممدوح سے اس کا مال جدا ہو گیا۔

ممدوح تعجب خیز چیزوں اور رات کی قصہ گوئی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے، جس کے سامنے دیگر افسانے اور قصہ گوئی کے عجائبات ہیچ اور بے وقعت ہیں۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

لَقِيَ: رَجُلًا لِقَاءً (س) ملاقات کرنا۔ الدِّيْنَارُ: اشرفی، سونے کا سکہ (ج) دَنَانِيْر. اِفْتَرَقَا: اِفْتَرَق یہ تفرق کے معنیٰ میں ہے؛ کیونکہ افتراق معانی میں ہوتا ہے اور تفرق ذات میں۔ اور دینار ایک ذات ہے۔ دونوں کے معنیٰ جدا ہونا۔ يَصْطَحِبَا: بتقدیر اَنْ. اَیْ اَنْ يَصْطَحِبَا. اِصْطَحَبَ: ساتھ رہنا۔

مَال: دولت، مال (ج) اَمْوَال، تَمَوَّلَ: مالدار ہونا۔ غِرَابٌ: کوّا (ج) غُرْبَانٌ، اَغْرِبَةٌ. اَلْبَيْن: جدائی بَانَ عَنْهُ بَيْنًا وَبَيْنُوْنَةً (ض) جدا ہونا۔ يَرْقُبُ: رَقَبَهُ رُقُوْبًا (ن) انتظار کرنا۔ مُجْتَدٍ: اسم فاعل۔ سائل۔ اِجْتَدىٰ فُلَانًا: حاجت کا سوال کرنا، عطیہ مانگنا۔ جَدَا عَلَيْهِ جَدْوًا (ن) عطیہ دینا۔ نَعَبَ: اَلْغُرَابُ نُعَابًا (ف،ض) کوّے کا کائیں کائیں کرنا، کوّے کا بولنا۔ نُعَاب: کوّے کی آواز۔

بَحْرٌ: سمندر، بڑا دریا (ج) بُحُوْرٌ، بِحَارٌ. عَجَائِب: (واحد) عَجِيْبَةٌ: تعجب خیز چیز۔ تُبْقِ: اَبْقَاهُ: باقی رکھنا۔ سَمَرٌ: رات کی قصہ گوئی۔ السَّمَر (ن) رات میں قصہ گوئی کرنا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) ہر شعر کی ترکیب:

كُلَّمَا لَقِيَ شرط، اِفْتَرَقَا جزا۔

مَالٌ اَی لَهُ مَالٌ او هُو مال، كَاَنَّ الخ مَالٌ کی صفت۔ فَكُلَّمَا قِيْلَ الخ شرط، نَعَب جزا۔ مُجْتَدٍ اسم منقوص هٰذا کی خبر۔

بَحْرٌ أی هُو بَحْرٌ. بَحْرٌ موصوف عَجَائِبُهُ مبتدا، لَمْ تُبْقِ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر صفت۔ پھر خبر مبتدا محذوف کی أی هُوَ بَحْرٌ. وَلَا عَجَائِبَ اس کا عطف سَمَرٍ پر بَعْدَهَا مفعول فیہ اور عَجَبًا، لَمْ تُبْقِ کا مفعول بہ۔

(ہ) یہ اشعار کس کی شان میں کہے گئے ہیں؟

یہ اشعار مغیث بن علی بن بشر عجلی کی تعریف میں کہے گئے ہیں۔

محل امتحان نمبر:۲۹، دیوانِ متنبّی ۳۳

(الف) عبارت با اعراب:

بِكُلِّ أَشْعَثَ يَلْقَى الْمَوْتَ مُبْتَسِمًا (۱) حَتَّى كَأَنَّ لَهُ فِي قَتْلِهِ أَرَبَا

قُحٍّ يَكَادُ صَهِيلُ الْخَيْلِ يَقْذِفُهُ (۲) مِنْ سَرْجِهِ مَرَحًا بِالْعِزِّ أَوْ طَرَبَا

فَالْمَوْتُ أَعْذَرُ لِي وَالصَّبْرُ أَجْمَلُ بِي (۳) وَالْبَرُّ أَوْسَعُ وَالدُّنْيَا لِمَنْ غَلَبَا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے (ب) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں

(ج) تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: ہر ایسے پراگندہ حال کے ذریعے جو مسکرا کر اس طرح موت سے ملتا ہے، جیسے جان گنوانے میں اس کی کوئی حاجت پوشیدہ ہے۔

ایک ایسے خالص النسب کے ذریعے، جسے گھوڑوں کی آواز عزت کی اتراہٹ، یا بے پناہ خوشی کی سرمستی کی وجہ سے، اس کی زین سے پھینک دے رہی ہو۔

موت میرے لیے زیادہ عذر خواہ ہے، اور صبر میرے لیے زیادہ بہتر ہے اور خشکی میرے لیے زیادہ کشادہ ہے اور دنیا قابو پانے والے کی ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

اشعث: پراگندہ حال (س) پراگندہ بال ہونا۔ مبتسم: (افتعال) مسکرانا۔ قح: اصلی (ج) اقماح. صهيل: گھوڑے کی آواز (ف،ض) ہنہنانا۔ سرج: زین (ج) سروج. طربًا: (س) خوشی سے جھومنا۔ اعذر: اسم تفضیل، زیادہ عذر قبول کرنے والا (ن) عذر قبول کرنا۔ اوسع: زیادہ کشادہ (س،ک) کشادہ ہونا۔ غلب: (ض) غالب ہونا۔

(ج) تیسرے شعر کی ترکیب:

ف تفریعیہ، الموت مبتدا، أعذر اسم تفضیل، لي جا مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، الصبر الخ میں بھی یہی ترکیب ہے، البر او سع بھی مبتدا خبر ہیں، و مستانفہ، الدنیا مبتدا، ل حرفِ جر، من موصولہ، غلبا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ، اور جار مجرور ظر مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبر یہ ہے۔

محل امتحان نمبر: ۳۰، دیوانِ متنبّی ۳٦

(الف) عبارت با اعراب:

وَلَابُدَّ مِنْ یَوْمٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ (۱) یَطُوْلُ اسْتِمَاعِيْ بَعْدَهٗ لِلنَّوَادِبِ

یَهُوْنُ عَلٰی مِثْلِيْ إِذَا رَامَ حَاجَةً (۲) وُقُوْعُ الْعَوَالِيْ دُوْنَهَا وَالْقَوَاضِبِ

کَثِیْرُ حَیَاةِ الْمَرْءِ مِثْلُ قَلِیْلِهَا (۳) یَزُوْلُ وَبَاقِيْ عُمْرِهٖ مِثْلُ ذَاهِبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: اور ایک ایسے ممتاز مشہور دن کا ہونا ضروری ہے کہ جس کے بعد نوحہ کرنے والیوں کا نوحہ مجھے ایک عرصۂ دراز تک سننے کو ملے۔

مجھ جیسے آدمی پر آسان ہے جب وہ کسی مقصد کا ارادہ کرے اس مقصد کی خاطر نیزوں اور تلواروں کا وار کھانا۔

انسان کی طویل زندگی قلیل زندگی کی طرح ہے جو ختم ہو جائے گی اور باقی ماندہ عمر، ختم شدہ زندگی کی طرح ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

میرے لیے ایک ایسے دن کا ہونا ضروری ہے جس میں گھمسان کی لڑائی ہو اور اتنے

دشمن قتل کیے جائیں کہ ایک زمانہ تک نوحہ کرنے والی عورتیں نوحہ کرتی رہیں اور اس کو سن کر میرے قلب کو سرور حاصل ہوتا رہے۔

بہادر بن کر آزاد زندگی گزارنا میرا مقصدِ حیات ہے اور اس کے لیے تلواروں اور نیزوں کا وار کھانا میرے لیے بزدل ہو کر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہے۔

یعنی زندگی کم ہو یا زیادہ بالآخر ختم ہو کر رہے گی، اس لیے زندگی کو بچانے کے لیے بزدلی سے کوئی فائدہ نہیں۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

لَابُدَّ: لائے نفی جنس بُدَّ چارۂ کار، بھاگنے کی جگہ بولا جاتا ہے: "لَابُدَّ مِنْ هٰذَ یہ لازمی ہے" یہ عموماً لائے نفی جنس کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ أَغَرَّ: وہ گھوڑا جس کی پیشانی میں بقدرِ غُرّہ یعنی بقدرِ درہم سفیدی ہو (ج) غُرٌّ. مُحَجَّل: وہ گھوڑا جس کا ہاتھ پیر سفید ہو (ج) مُحَجَّلُوْنَ اغر، مُحَجَّل اگرچہ گھوڑے کی صفت ہے؛ لیکن یہاں مجازاً مشہور کے معنیٰ میں استعمال کیا گیا ہے؛ کیونکہ صفتِ مذکور کا حامل گھوڑا بھی دوسرے گھوڑوں سے مشہور اور ممتاز ہوتا ہے۔ النَّوَادِب: (واحد) نَادِبَةٌ. میت پر نوحہ کرنے والی۔ نَدَبَ المَيِّتَ نَدْبًا (ن) میت پر رونا، میت کی خوبیاں شمار کرنا۔

يَهُوْنُ: هَانَ الْاَمْرُ عَلٰى فُلَانٍ هَوْنًا (ن) آسان ہونا۔ رَامَ: الشَّيْءَ رَوْمًا (ن) ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ وُقُوْع: (ف) واقع ہونا۔ العَوَالِي: (واحد) عَالِيَةٌ. نیزہ کے اوپر کا حصہ مراد نیزہ۔ دُوْنَهَا: أي دُوْنَ الْحَاجَةِ مقصد کے پیچھے۔ قَوَاضِب: (واحد) قَاضِبٌ. بہت تیز کاٹنے والی تلوار، صیغۂ صفت اگرچہ عام ہے؛ لیکن جب مطلق بولا جاتا ہے تو تلوار مراد لی جاتی ہے، اس لیے اس کا ترجمہ تلوار سے کیا جاتا ہے۔

كَثِيْر: زیادہ۔ حَيَاة: زندگی حَيِيَ حَيَاةً (س) زندہ رہنا۔ اَلْمَرْءُ: مرد (ج) رِجَال، مِن غير لفظه. قَلِيل: کم، القِلَّةُ (ض) کم ہونا۔ يَزُوْلُ: زَوَالًا (ن) ختم ہونا۔ عُمْرٌ: و عُمُرٌ. عمر (ج) اَعْمَار. ذَاهِبٌ: گزرنے والا، جانے والا۔

(د) ہر شعر کی ترکیب:

لَابُدَّ لا لائے نفی جنس بُدَّ اسم، مِنْ یَوْمٍ اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ یَوْم موصوف، أغرّ صفت اولیٰ، مُحَجَّل صفت ثانیہ، یَطُول. صفتِ ثالثہ، استماعی یطول کا فاعل للنّوادِب، استماع کا مفعول بہ بواسطۂ حرفِ جر۔

وُقُوْعُ الْعَوَالِیْ، یَهُوْنُ کا فاعل۔ دُوْنَهَا، وَقوع کا مفعول فیہ وَالْقَوَاضِب کا عطف العَوالِی پر، إِذَا رَامَ، یَهُونُ کا ظرف۔

کثیرُ حیٰوۃِ المَرءِ مبتدا۔ مثلُ قلیلها خبر اوّل، یزول خبر ثانی۔ باقی عُمَرہ مبتدا، مثلُ ذاهِب خبر۔

محل امتحان نمبر: ۳۱، دیوانِ متنبّی ۳۸

(الف) عبارت با اعراب:

فَتًی عَلَّمَتْهُ نَفْسُهٗ وَ جُدُوْدُهٗ (۱) قِرَاعَ الْعَوَالِیْ وَابْتِذَالَ الرَّغَائِبِ
فَقَدْ غَیَّبَ الشُّهَادَ عَنْ کُلِّ مَوْطِنٍ (۲) وَرَدَّ إِلٰی أَوْطَانِهٖ کُلَّ غَائِبِ
کَذَا الْفَاطِمِیُّوْنَ النَّدٰی فِیْ أَکُفِّهِمْ (۳) أَعَزُّ مَحَاءً مِنْ خُطُوْطِ الرَّوَاجِبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جواب

ترجمہ: ممدوح ایسا جوان ہے کہ جس کو خود اس کی ذات نے اور آباء و اجداد نے نیزوں کو چلانا اور پسندیدہ چیزوں کو خرچ کرنا سکھایا ہے۔

اس نے ہر حاضر شخص کو وطن سے غائب کر دیا اور ہر غائب شخص کو اس کے وطن واپس کر دیا۔

یہی حال فاطمیوں کا ہے کہ بخشش ان کے ہاتھوں میں مٹنے کے اعتبار سے اُنگلیوں کے پوروں کے نشانات سے زیادہ مشکل ہے۔

(ب) مطلب:

ممدوح فطری اور موروثی اعتبار سے بہادر اور سخی ہے اس کو کسی نے ان چیزوں کی تعلیم نہیں دی ہے اس کے آباء واجداد چونکہ بہادر، تلوار اور شمشیر زنی میں ماہر تھے اور اپنے وقت کے سخی تھے، اس لیے طاہر علوی کو یہ سب چیزیں وراثت میں ملی ہیں اور وہ پیدائشی اعتبار سے بہادر ہے۔

ممدوح کی سخاوت کی خبر اور شہرہ سن کر ہر وہ شخص سفر کرنے پر مجبور ہوا جو اپنے گھر رہنے کا عادی تھا اور سفر اس کے مزاج کے خلاف تھا۔ اور جو لوگ اس کی خدمت میں حاضر تھے اور حصولِ رزق کے لیے وطن سے دُور مارے مارے پھرتے تھے ان کو اس قدر دیا کہ پھر سفر کی حاجت نہ رہی۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ شُهَّـــاد سے مراد میدانِ جنگ میں موجود رہنے والے بہادر۔ اور غـائب سے مراد اس کے ساتھ نکلنے والے لشکر ہیں اور شعر کا مفہوم یہ ہے کہ ''ممدوح نے سخت حملہ کے ذریعہ بہادروں کو قتل کر کے میدانِ جنگ سے غائب کر دیا اور اپنے لشکر کو خوب داد ودہش کے ساتھ ان کے وطن واپس کر دیا''۔

جیسے پوروؤں کے نشانات کو مٹانا مشکل ہے ایسے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ فاطمی حضرات کو سخاوت سے روکنا مشکل ہے۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

فَتَی: جوان (ج) فِتْيَـان وفِتْيَةٌ. عَلَّـمَتْ: عَـلَـمَـهُ سکھانا، تعلیم دینا۔ جُدُوْد (واحد) جَدٌّ: اَبٌ الأبِ یا ابُ الاُمّ یعنی دادا نانا۔ قِرَاع: قَارَعَ بِالرِّمَاحِ مُقَارَعَةً: وقِرَاعًا: آپس میں نیزہ بازی کرنا۔ العوالي: (واحد) عالية: نیزہ کا پھل۔ اِبْتِذَال: خرچ کرنا۔ الرَّغـائب: (واحد) رَغِيْبَةٌ. پسند یہ اور مرغوب شی۔ رَغِـبَ إِلَـى الشَّيْءِ رَغْبَةً (س) رغبت کرنا۔ ورَغِـبَ عَنْهُ: اعراض کرنا، اور بعض نسخوں میں الـعَوَالِي: کے بجائے الاَعَادِيْ ہے تو اس صورت میں ترجمہ ہوگا کہ ''دشمنوں پر نیزہ چلانا''۔

غَیَّبَ: رَجُلاً غائب کرنا۔ الشُّھَّاد: (واحد) شَاھِدٌ. حاضر، موجود۔ مَوْطِنٌ: وطن، جائے اقامت (ج) مَوَاطِنُ. اَوْطَانٌ (واحد) وَطَنٌ رَدَّہُ: اِلٰی کَذَا رَدًّا (ن) لوٹانا۔ غَائب: غیر موجود (ج) غَائِبُوْنَ و غُیَّب.

الفاطمیون: (واحد) فَاطِمِیٌّ. حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد، اوران کی اولاد کی اولاد۔ اور عَلَوِیّوْنَ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد، اس میں فاطمی اور غیر فاطمی سب داخل ہیں جیسے عباس ابن علی کی اولاد۔ النّدیٰ: بخشش (ج) اَنْدَاء. اَکُفٌّ: (واحد) کَفٌّ: ہتھیلی۔ اَعَزُّ: زیادہ دشوار۔ العِزُّ: و العِزۃُ (ض) دشوار ہونا۔ اِمَّحَاءً: (انفعال) یہ اصل میں انمحاءً: تھا نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کردیا گیا۔ الانمحاءُ: مٹنا۔ وَالمَحو (ن) مٹانا۔ خُطُوط: (واحد) خَطٌّ (ن) شان، نقش ونگار۔ رَوَاجِب: (واحد) رَاجِبَۃٌ: اُنگلی کے آخری حصے کا جوڑ یا اور بقول بعض درمیان کا جوڑ۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(د) ہر شعر کی ترکیب:

فَتًی أی ھُوَ فَتًی. عَلَّمَتْ، فَتًی کی صفت۔ قِراع العوالی، عَلَّمَتْ کا مفعول ثانی۔ کَذَا خبر، الفَاطِمِیُّوْن مبتدا۔ اِمَّحَاءً، أعزّ سے تمیز اور أعزُّ اپنے متعلق مقدم ومؤخر سے مل کر النَّدیٰ کی خبر۔

محل امتحان نمبر: ۳۲، دیوانِ متنبّی ۴۰

(الف) عبارت بااعراب:

وَمَا قَرُبَتْ أَشْبَاهُ قَوْمٍ عَبَائِدٍ (۱) وَلَا بَعُدَتْ أَشْبَاهُ قَوْمٍ أَقَارِبِ
إِذَا عَلَوِيٌّ لَمْ يَكُنْ مِثْلَ طَاهِرٍ (۲) فَمَا هُوَ إِلَّا حُجَّةٌ لِلنَّوَاصِبِ
يَقُوْلُوْنَ تَأْثِيْرُ الْكَوَاكِبِ فِي الْوَرٰى (۳) فَمَا بَالُهُ تَأْثِيْرُهُ فِي الْكَوَاكِبِ

(الف) مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) پہلے شعر کا مطلب بیان کریں (ج) تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: دُور کی قوم کے مشابہ لوگ، نزدیک نہیں ہو سکتے، اور قریب قوم کی مشابہت رکھنے والے دُور نہیں ہو سکتے۔

اگر کوئی علوی ممدوح کی طرح نہ ہو، تو وہ دشمنانِ علی کے حق میں دلیل ہی ہوگا۔

لوگ مخلوق پر ستاروں کی اثر انگیزی کے قائل ہیں، تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بذاتِ خود ستاروں پر اثر انداز ہے۔

(ب) پہلے شعر کا مطلب:

یعنی انسان کی شرافت وکرامت میں، اس کے کردار کا نمایاں رول رہتا ہے اگر کوئی قوم ذلیلوں اور کمزوروں کی مشابہت اختیار کرتی ہے تو اس کا عالی نسب اسے رذالت سے دُور نہیں کر سکتا، اسی طرح اگر ذلیل اور بے حیثیت لوگ اونچے اور بلند رتبہ انسانوں کے اخلاق واقدار کی پاسداری کر کے انہیں کے رنگ میں رچ بس جاتے ہیں تو ان کا کردار انہیں شریف اور معزز افراد کی فہرست میں لا کھڑا کرتا ہے۔

(ج) تیسرے شعر کی ترکیب:

یقولون فعل فاعل، جملہ ہوکر، جملۂ قول، تاثیر الکواکب ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، فی الوریٰ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے، ف تفریعیہ، ما مبتدا، بالہ مرکب اضافی کے بعد مفسر تاثیرہ مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتداء، فی الکواکب جار مجرور ظرف مستقر خبر، جملہ ہوکر مفسِر پھر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

محل امتحان نمبر: ۳۳، دیوانِ متنبّی ۴۳

(الف) عبارت بااعراب:

مَنِ الْجَآذِرُ فِيْ زِيِّ الْأَعَارِيْبِ (۱) حُمْرَ الْحُلٰى وَالْمَطَايَا وَالْجَلَابِيْبِ

إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ شَكًّا فِيْ مَعَارِفِهَا (۲) فَمَنْ بَلَاكَ بِتَسْهِيْدٍ وَتَعْذِيْبِ
لَاتَجْزِنِيْ بِضَنًى بِيْ بَعْدَهَا بَقَرٌ (۳) تَجْزِيْ دُمُوْعِيْ مَسْكُوْبًا بِمَسْكُوْبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: عرب دیہاتیوں کی پوشاک میں یہ نیل گائے کے بچے (حسین عورتیں) کون ہیں؟ جن کے زیورات، سواریاں اور چادریں سب سرخ ہیں۔

اگر تو ان کو پہچاننے میں شک کر کے سوال کرتا ہے تو (یہ بتا کہ) کس نے تجھ کو بے خوابی اور عذاب (بلائے عشق) میں مبتلا کر رکھا ہے؟

وہ نیل گائے (حسین محبوبہ) جو میرے بہتے ہوئے آنسوؤں کا بدلہ بہتے ہوئے آنسوؤں سے دیتی ہے، وہ اپنے فراق کے بعد میری لاغری کا بدلہ اپنی لاغری سے نہ دے۔

(ب) مطلب تحریر:

شاعر کی محبوبہ عرب دیہات کی رہنے والی تھی اس کو نیل گائے کے بچے سے تشبیہ دے کر شاعر تجاہلِ عارفانہ کے طور پر کہتا ہے، کہ دیہاتی عرب عورتوں کے بھیس میں نیل گائے کے بچے کون ہیں؟ جن کے زیورات، سواریاں اور چادریں سب سرخ ہیں جن سے وہ معزز اور شریف گھرانے کی معلوم ہوتی ہیں؛ کیونکہ سرخ رنگ اشراف عرب کو پسند تھا۔

شاعر اپنے نفس سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ اگر تیرا یہ سوال اس وجہ سے ہے کہ تجھے شناخت میں شک ہے، تو پھر تُو ہی بتا کہ دن، رات کس کے فراق میں آہ وفغاں اور گریہ وزاری کرتے رہو؟ رات کو بے چین رہتے ہو، اس کا مطلب ہے کہ تو ان کو پہچانتا ہے۔

وہ میرے فراق میں روتی ہے میں اس کے فراق میں روتا ہوں، خدا کرے کہ معاملہ یہیں تک رہے، ایسا نہ ہو کہ وہ میری لاغری کا بدلہ اپنی لاغری سے دے اور میرے غم میں وہ خود لاغر ہو جائے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

مَنْ: استفہام انکاری۔ الجآذِرُ: (واحد) جوْذرٌ: نیل گائے کا بچہ، مراد حسین عورت شعرائے عرب محبوبہ کو خوبصورتی میں نیل گائے اور ہرنیوں سے تشبیہ دیتے تھے۔ زِیٌّ: ہیئت، لباس کی ہیئت، پوشاک (ج) أزْیَاء. اَعَارِیب: اَعْرَابٌ کی (جمع) دیہاتی، بادیہ نشین۔ حُمْر: (بسکون المیم) (واحد) حَمْرَاء. سرخ۔ الحُلٰی: (واحد) حِلْیَةٌ: زیور، حِلْیَةُ الانْسان: انسان کی شکل وصورت۔ المَطَایَا: (واحد) مَطِیَّةٌ: سواری؛ اس میں تذکیر وتانیث یکساں ہے۔ بَعِیر اور نَاقَۃٌ دونوں کے لیے "مَطِیَّة" بولا جاتا ہے۔ جَلَابِیْب: (واحد) جِلْبَابٌ: وہ چادر جس کو باہر نکلنے کے لیے عورتیں اوڑھتی ہیں۔

کُنْتُ: اپنے نفس سے خطاب ہے۔ مَعَارِف: (واحد) مَعْرَفٌ: چہرہ، چہرے کے محاسن۔ مَنْ استفہامیہ بَلَاہ: بَلَاءً (ن) آزمانا، مبتلا کرنا۔ تَسْہِید: بیدار رکھنا۔ تَعْذِیب: تکلیف دینا۔

لَاتَجْزِنِیْ: فعل نہی، جَزَی الرَّجُلَ بِکَذَا وَعَلٰی کَذَا جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔ ضَنًی: (س) لاغر ہونا۔ بَعْدَھَا: أي بَعْدَ فِرَاقِھَا. بَقَرَۃٌ: بیل، گائے اسم جنس (واحد) بَقَرَۃٌ: (ج) بَقَرَات. یہاں نیل گائے مراد ہے۔ مَسْکُوْب: اسم مفعول۔ سَکَبَ الدَّمْعَ سَکْبًا وسُکُوْبًا (ن) بہانا۔

(د) ہر شعر کی ترکیب:

مَنْ خبر مقدم، الجآذِر مبتدا موخر۔ فِی زِیّ، جآذِر سے حال اوّل، حُمْرَ الحُلٰی حال ثانی۔ اور عامل معنیٰ استفہام ہے، اس صورت میں حُمْر منصوب ہوگا، اور دوسری ترکیب فِیْ زِیّ خبر ثانی، حُمْر خبر مقدم، الحُلٰی و المَطَایَا الخ مبتدا موخر۔ اصل عبارت حُلٰھَا وَمَطَایَاھَا وَجَلَابِیْبُھَا حُمْرٌ.

شَکًّا مفعول لہٗ یاتَسْأَلُ کی ضمیر سے تمیز اور فِیْ مَعَارِفِھَا، شَکًّا سے متعلق۔

بِضَنًى موصوف، بِی صفت، بقرٌ موصوف، تَجْزِی صفت۔ دونوں مل کر تَجْزِنِی کا فاعل۔ دُمُوْعِیُ مبدل منہ، مَسْکُوْبًا بدل ہے حال نہیں ہے، اس لیے کہ واحد مذکر ایک جماعت سے حال نہیں بن سکتا اور اصل عبارت "لَاتَجْزِنِیُ بِضَنًى بِیُ ضَنًى بِهِنَّ بَعْدَهَا بَقَرٌ تَجْزِیُ دُمُوْعِیُ مَسْكُوْنًا مِنْهَا بِمَسْكُوْبِ مِنْ دُمُوْعِهَا" ہے دونوں جار مجرور کو حذف کر دیا گیا ہے تقدیر عبارت کی ضرورت اس لیے ہے کہ بدل بعض اور بدلِ اشتمال میں مبدل منہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جیسے ضَربتُ زیداً رأسَه اور اَعجبنی زیدٌ عِلْمُهٗ.

محل امتحان نمبر: ۳۴، دیوانِ متنبّی ۴۸

(الف) عبارت بااعراب:

كَأَنَّ كُلَّ سُؤَالٍ فِيُ مَسَامِعِهٖ (۱) قَمِيْصُ يُوْسُفَ فِيُ أَجْفَانِ يَعْقُوْبَ

إِذَا غَزَتْهُ أَعَادِيْهِ بِمَسْئَلَةٍ (۲) فَقَدْ غَزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوْبٍ

أَوْحَارَبَتْهُ فَمَا تَنْجُوْ بِتَقْدِمَةٍ (۳) مِمَّا أَرَادَ وَلَاتَنْجُوْ بِتَجْبِيْبٍ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جواب

ترجمہ: گویا ہر سوال اس کے کانوں میں (خوشی کے لحاظ سے) ایسا ہے جیسا حضرت یوسف کا کرتہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر۔

جب اس کے دشمن کسی سوال کو لے کر اس کا قصد کرتے ہیں تو یقیناً مغلوب نہ ہونے والے لشکر کے ذریعہ اس کا قصد کرتے ہیں۔

یا اس سے جنگ کرتے ہیں تو وہ اس کے ارادہٗ (قتل وقید) سے نہ آگے بڑھ کر نجات پاتے ہیں اور نہ بھاگ کر چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔

(ب) مطلب:

جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کے کُرتے سے حد سے زیادہ خوشی ہوئی تھی اور مارے خوشی کے بینائی لوٹ آئی تھی، اسی طرح ممدوح کو مانگنے سے خوشی ہوتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ ممدوح مانگنے سے پہلے ہی سائل کی حاجت محسوس کر کے پوری کر دیتا ہے جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیراہن مبارک پہونچنے سے پہلے ہی اس کی خوشبو محسوس کر لی تھی۔

یعنی اس کے دشمن اگر معافی یا کوئی دوسری ضرورت لے کر ممدوح کے پاس پہنچ جاتے ہیں تو وہ بھی اس کے پاس سے نامراد اور محروم نہیں لوٹتے جیسے نا قابلِ شکست لشکر بغیر فتح کے واپس نہیں لوٹتا۔

دشمن ہر حال میں اس کے پنجے میں آجاتا ہے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اگر آگے بڑھتا ہے تو قتل اور پیچھے ہٹتا ہے تو گرفتار ہوتا ہے اور ہر حال میں شکست سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

سُؤَال: حاجت، ضرورت۔ مَسَامِع: (واحد) مِسْمَعٌ: کان۔ قَمِيْصٌ: کرتہ (ج) قُمُصٌ وأَقْمِصَةٌ.

غزت: غَزَاهُ غَزْوًا (ن) قصد کرنا، طلب کرنا۔ اَعَادِي: اَعْدَاءٌ کی جمع اور وہ عَدُوٌّ کی جمع، دشمن۔ مَسْأَلَة: مصدر میمی بمعنیٰ سوال۔ مَغْلُوب: اسم مفعول۔ الغَلْبُ (ض) غالب ہونا۔

حَارَبْتَهُ: مُحَارَبَةٌ باہم جنگ کرنا۔ تَنْجُو: نَجَامِنْهُ نَجَاةً (ن) نجات پانا، چھٹکارا حاصل کرنا۔ تَقْدِمَة: آگے بڑھنا، آگے بڑھانا۔ اَرَادَهُ: اِرَادَةً چاہنا۔ تَجِيْب: تیز چلنا۔

(د) ہر شعر کی ترکیب:

کُلُّ سُؤَالٍ، کَأَنَّ کا اسم، اور قَمِیصُ خبر۔ فِیْ مَسَامِعِهٖ سوال کی صفت اور فِیْ أَجْفَانِ یَعْقُوْبَ، قَمیص سے حال۔ غَیْرِ مَغْلُوْبٍ، جَیْشٍ کی صفت۔ إِذَا غَزَتْه: شرط اور جواب محذوف أی لایَخِیْبُ اور فَقَدْ غَزَتْهُ دَالٌّ علی الجزاء.

محل امتحان نمبر: ۳۵، دیوانِ متنبّی ۵۱

(الف) عبارت بااعراب:

وَکَیْفَ اَکْفُرُ یَا کَافُوْرُ نِعْمَتَهَا (۱) وَقَدْ بَلَغْنَکَ بِیْ یَا خَیْرَ مَطْلُوْبٍ

یَا اَیُّهَا الْمَلِکُ الْغَانِیْ بِتَسْمِیَةٍ (۲) فِی الشَّرْقِ الْغَرْبِ عَنْ وَصْفٍ وَتَلْقِیْبٍ

أَنْتَ الْحَبِیْبُ وَلٰکِنِّیْ أَعُوْذُ بِهٖ (۳) مِنْ أَنْ أَکُوْنَ مُحِبًّا غَیْرَ مَحْبُوْبٍ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: اور اے کافور! میں اُن (گھوڑوں) کے احسان کا کیسے ناشکری کرسکتا ہوں؟ جب کہ اے بہترین مطلوب! انہوں نے مجھے تجھ تک پہنچایا ہے۔

اے وہ بادشاہ! جو مشرق و مغرب میں اپنی ناموری کی وجہ سے تعریف کرنے اور لقب بتانے سے بے نیاز ہے۔

تو میرا محبوب ہے لیکن میں اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں ایسا مُحِب بنوں جس سے محبت نہ کی جائے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

میں گھوڑے اور مذکورہ چیزوں کا احسان نہیں بھول سکتا، اس لیے کہ انہوں نے ہی

مجھے آپ تک پہونچایا ہے۔ اور سفر میں پیش آنے والی رُکاوٹوں کو دُور کیا ہے۔

اے کافور! تو پوری دنیا میں اتنا مشہور ہے کہ جب تیرا نام لیا جاتا ہے تو تیرے اوصاف اور لقب بتانے کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی۔ مشرق ومغرب میں محض تیرا نام لے لینا کافی ہے۔

اے بادشاہ! تُو میرا محبوب اور دوست ہے تیری محبت میرے قلب وجگر پر نقش ہے، اسی کے ساتھ میری محبت بھی آپ کے دل میں ہونی چاہئے، ورنہ یک طرفہ محبت سے خدا کی پناہ، اسی کو اُردو شاعر نے بڑے عمدہ انداز میں کہا ہے ؎

اُلفت میں تب مزہ ہے کہ دونوں ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

كَيْفَ: استفہام انکاری۔ أَكْفُرُ: كَفَرَ كُفْرَانًا (ن) ناشکری کرنا۔ نِعْمَتَهَا: أي نِعْمَةَ الْخَيْلِ اَوِ الْمَذْكُورَاتِ. بَلَغْنَ: بَلَغَ بُلُوْغًا (ن) پہونچنا۔ وَبَلَغَ بِهِ: پہونچانا۔

الغَانِي: بے نیاز۔ غَنِيَ عَنْ كَذَا غَنَاءً (س) بے نیاز ہونا۔ تَسْمِيَة: سَمّٰى الشيءَ بالشيءِ: نام رکھنا۔ وَصْفِ: (ض) بیان کرنا۔ تَلْقِيب: لَقَّبَهُ بِكَذَا: لقب دینا۔ لقب: اصلی نام کے علاوہ ہر وہ نام جو مدح یا ذم کی طرف مُشعِر ہو (ج) أَلْقَابٌ.

الحَبِيْبُ: دوست (ج) أَحِبَّة و أَحِبَّاء. مُحِبّ: اسم فاعل۔ اَحَبَّه: محبت کرنا۔

أَعُوْذُ: عَاذَ بِفُلَانٍ مِنْ كَذَا عَوْذًا (ن) پناہ لینا۔

(د) دوسرے شعر کی ترکیب:

بِتَسْمِيَةٍ اور عَنْ وَصْف، الْغَانِي سے متعلق۔ يَا اَيُّهَا الْمَلِكُ منادی اور اَنْتَ الْحَبِيْبُ جوابِ ندا۔

محل امتحان نمبر:۳۶، دیوانِ متنبّی ۵۵

(الف) عبارت بااعراب:

فَتًى يَمْلَأُ الْأَفْعَالَ رَأْيًا وَحِكْمَةً (۱) وَنَادِرَةً أَحْيَانَ يَرْضٰى وَيَغْضَبُ

إِذَا ضَرَبَتْ بِالسَّيْفِ فِي الْحَرْبِ كَفُّهُ (۲) تَبَيَّنْتَ أَنَّ السَّيْفَ بِالْكَفِّ يَضْرِبُ

تَزِيْدُ عَطَايَاهُ عَلَى اللَّبْثِ كَثْرَةً (۳) وَتَلْبَثُ أَمْوَاهُ السَّمَاءِ فَتَنْضَبُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: وہ ایسا جوان ہے جو تمام کاموں کو خوشی اور ناراضگی کے وقت رائے حکمت اور نادر باتوں سے بھر دیتا ہے۔

جب جنگ میں اس کا ہاتھ تلوار سے وار کرتا ہے تو، تُو کھلے طور پر دیکھ لے گا کہ تلوار ہاتھ کی مدد سے وار کر رہی ہے۔

اس کی بخششیں ٹھہر جانے پر بکثرت بڑھتی رہتی ہیں اور آسمان کا پانی ٹھہر جاتا ہے تو وہ خشک ہو جاتا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

کافور جوان ہونے کے باوجود تمام کاموں کو سنجیدہ آدمی کی طرح فہم و تدبّر کے ساتھ انجام دیتا ہے، خواہ طبیعت میں نشاط ہو یا ملول و رنجیدگی، غصّے کے وقت بھی اس کی عقل ٹھکانے پر رہتی ہے وہ مغلوب العقل نہیں ہوتا۔

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کافور کی تلوار دشمنوں کو کاٹ رہی ہے لیکن ایسا ہے نہیں بلکہ اس کے ہاتھ کی مضبوطی اور مہارت کی مدد سے تلوار اپنا کام کر رہی ہے بغیر ہاتھ کی قوت کے تلوار

کی تیزی فائدہ مند نہیں کما قیل. "اَلسَّیْفُ بِالسَّاعِدِ لَا السَّاعِدُ بِالسَّیْفِ".

کافور کی سخاوت بارش سے بڑھ کر اور دیرپا ہے، کیونکہ بخشش کے بعد بھی اگر اس کے پاس کوئی ٹھہرا رہے تو مزید بخشش کرتا رہتا ہے، برخلاف آسمان کے پانی کے، اگر وہ کچھ ایام ٹھہر جائے تو زمین میں پہونچ کر خشک ہو جاتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ بارانِ بخشش اگر اتفاقاً ممدوح کی جانب سے کسی وجہ سے بند ہو جائے تو پھر دوبارہ شروع ہونے پر نعمتوں کا دہانہ کھل جاتا ہے جس سے تلافی مافات ہو جاتی ہے جب کہ کچھ دنوں کے لیے بارش بند ہو جائے اور پھر شروع ہو تو زمین بارش کے پانی کو اپنے اندر جذب کر کے خشک کر دیتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کی سخاوت بارش سے بڑھ کر ہے۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

یَمْلَأُ: مَلأً (ف) بھرنا۔ رَأْیًا: رائے (ج) آرَاء. حِکْمَۃً: دانش، سمجھ (ج) حِکَمٌ. نَادِرَۃٌ: کمیاب (ج) نَوَادِر. نَدَر الشَّیءُ نُدُوْرًا (ن) نادر ہونا، کمیاب ہونا۔

اَحْیَان: (واحد) حِیْنٌ: وقت۔ یَرْضٰی: رَضِیَ عَنْہُ رِضًی (س) خوش ہونا۔

یَغْضِبُ: غَضِبَ عَلَیْہِ غَضْبًا (س) غصہ ہونا۔

ضَرَبَ: بِالسَّیْفِ ضَرْبًا. وار کرنا۔ السَّیْف: تلوار (ج) سُیُوْف و اَسْیَاف.

اَلْحَرْبُ: لڑائی، جنگ (ج) حُرُوْب. تَبَیَّنَتْ: تَبَیَّنَ الشَّیْءُ: واضح ہونا۔

تَزِیْدُ: زَادَ الشَیءَ زِیَادَۃً (ض) بڑھنا۔ عَطَایَا: (واحد) عَطِیٌّ. بخشش۔

اللُّبْث: لَبِثَ بِالْمَکَانِ لَبْثًا (س) ٹھہرنا۔ اَمْوَاہٌ: (واحد) مَاءٌ. پانی۔ تَنْضُبُ: نَضَبَ الماءُ نُضُوْبًا (ن) پانی کا خشک ہونا، زمین میں اُترنا۔

(د) ہر شعر کی ترکیب:

فَتًی خبر اور مبتدا محذوف أی ھو فتًی. یَمْلَأُ، فَتًی کی صفت۔ رَأْیًا و حِکْمَۃً تمیز اَحْیَان، یَمْلَأُ کا ظرف۔

کَفُّهُ ضَرَبَ کا فاعل۔ أَنَّ السَّيْفَ، تَبَيَّنْتَ کا مفعول بہ۔ بِالْكَفِّ، يَضْرِبُ سے متعلق۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

عَطَايَاهُ، تَزِيْدُ کا فاعل۔ كَثْرَةً تمیز۔

محل امتحان نمبر: ۳۷، دیوانِ متنبّی ۵۷

(الف) عبارت با اعراب:

إِذَا طَلَبُوْا جَدْوَاکَ أُعْطُوْا وَحُكِّمُوْا (۱) وَإِنْ طَلَبُوْا الْفَضْلَ الَّذِیْ فِيْکَ خُيِّبُوْا

وَلَوْجَازَ أَنْ يَحْوُوْا عُلَاکَ وَهَبْتَهَا (۲) وَلٰكِنْ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَالَيْسَ يُوْهَبُ

وَأَظْلَمُ أَهْلِ الظُّلْمِ مَنْ بَاتَ حَاسِدًا (۳) لِمَنْ بَاتَ فِيْ نَعْمَائِهٖ يَتَقَلَّبُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: جب وہ تیری بخشش کو طلب کرتے ہیں تو انہیں دے دیا جاتا ہے۔ اور حاکم بنا دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس خوبی کو طلب کرتے ہیں جو تجھ میں ہے تو محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

اگر ممکن ہوتا کہ وہ تیری بلندی کو حاصل کر لیں تو تو ان کو بخش دیتا لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بخشی نہیں جاتیں۔

اور ظالموں میں سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جو اس شخص سے حسد کرتے ہوئے رات گزارے جس کی نعمتوں میں کروٹیں لے کر رات گزارتا ہے۔

(ب) مطلب:

یعنی حاسد بن کر اگر تجھ سے انعام و اکرام چاہیں تو انہیں جی بھر کے دیدیا جاتا ہے اور

انہیں اس پر مختار بنا دیا جاتا ہے کہ جتنا چاہیں لیں، لیکن اگر تیری خوبیاں اور فضل وکمال حاصل کرنا چاہیں تو انہیں محروم رکھا جاتا ہے، چونکہ وہ اللہ کا عطا کردہ ہے جس میں بندہ کے کسب کو دخل نہیں۔

ممدوح کی فیاضی کا عالم یہ ہے کہ اگر وہ اپنے اندر کے اوصاف وکمالات کو منتقل کرنے پر قادر ہوتا تو وہ بھی حاسدین کو عطا کر دیتا لیکن خوبیاں چونکہ قابلِ انتقال نہیں ہوتیں اس لیے ممدوح اس سے عاجز ہے۔

ظالم تو بہت ہیں مگر سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اپنے منعم ومحسن سے حسد کرے حالانکہ اسی کی نعمتوں کے سایہ میں پرورش پاتا ہے اور آرام سے زندگی گزارتا ہے۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

جَدَوْا: عطیہ، بخشش۔ جَدَا عَلَیْهِ جَدْبًا (ن) عطیہ دینا۔ حُکِّمُوْا: حَکَّمَه: حاکم بنانا۔ اَلْفَضْلُ: بزرگی، فضیلت۔ خُیِّبُوْا: خَیَّبَهٗ: محروم کرنا، وخَابَ خَیْبَةً (ض) محروم ہونا۔

جَازَ: الْأَمْرُ جَوَازًا (ن) جائز ہونا۔ یقال "جَاوَزَ لَه اَنْ یَفْعَلَ کَذَا" اس کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے۔ یَحْوُوْا: حَوَی الشَّیْءَ حَوَایَةً (ض) جمع کرنا۔ اَلْعُلٰی: بلندی۔

اَظْلَمُ: اسم تفضیل۔ ظَلَمَهٗ ظُلْمًا (ض) ظلم کرنا۔ بَاتَ: بَیْتُوْبَةً (ض) رات گزارنا۔ اور کبھی افعالِ ناقصہ کے طور پر صَارَ کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ نَعْمَاء: خوش عیشی، آرام (ج) اَنْعُم و نُعْمٰی. یَتَقَلَّبُ: تَقَلَّبَ الشَّیْءُ: پلٹنا۔

(د) تیسرے شعر کی ترکیب:

أظلمُ مبتدا، مَنْ بَاتَ خبر، حَاسِدًا، بَاتَ اوّل کی ضمیر سے حال اور یَتَقَلّبُ، بَاتَ ثانی کی ضمیر سے حال۔ لِمَنْ، حَاسدًا سے متعلق۔

محل امتحان نمبر: ۳۸، دیوانِ متنبّی ٦٠

(الف) عبارت بااعراب:

وَتَعْذُلُنِیْ فِیْکَ الْقَوَافِیْ وَهِمَّتِیْ (١) کَأَنِّیْ بِمَدْحٍ قَبْلَ مَدْحِکَ مُذْنِبُ

وَلٰکِنَّهُ طَالَ الطَّرِیْقُ وَلَمْ أَزَلْ (٢) أُفَتِّشُ عَنْ هٰذَا الْکَلَامِ وَ یُنْهَبُ

فَشَرَّقَ حَتّٰی لَیْسَ لِلشَّرْقِ مَشْرِقٌ (٣) وَغَرَّبَ حَتّٰی لَیْسَ لِلْغَرْبِ مَغْرِبُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں۔

جواب

ترجمہ: اشعار اور میرا مقصدِ زندگی تیرے بارے میں مجھے ملامت کرتے ہیں۔
گویا میں تیری مدح سے پیشتر (اوروں کی) مدح کرنے میں گنہگار رہا ہوں۔
لیکن راستہ دراز تھا، اور اس کلام سے متعلق برابر میری جستجو کی جاتی رہی اور اس کو لُوٹا جاتا رہا۔
چنانچہ وہ کلام مشرق میں پہنچ گیا یہاں تک کہ مشرق کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا اور مغرب میں پہنچ گیا یہاں تک کہ مغرب کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

متنبّی نے بہت سے قصائد کافور کے علاوہ دیگر امراء کی شان میں بھی کہے تھے اور یہ قصیدہ کافور کی مدح میں ہے۔ متنبّی کافور کی مدح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوسروں کی شان میں کہے ہوئے قصیدے اور میرا مقصدِ حیات مجھے ملامت کرتے ہیں کہ تُو نے دوسروں کی تعریف میں کیوں اشعار کہے؟ گویا ممدوح کے علاوہ دوسروں کی شان میں اشعار کہنا میرے لیے معصیت تھا جس پر میرے اشعار مجھے بُرا بھلا کہہ رہے ہیں۔
متنبّی اپنی مجبوری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں کیا کروں؟ تیرے دربار تک

میری رسائی دیر سے ہوئی اور میرے قدر داں ہمیشہ میرے مدحیہ اشعار کے متلاشی رہے۔
ہر ایک شخص یہ تمنا کرتا رہا کہ ابوالطیب میری تعریف میں قصیدہ کہے اور میں اس کو سنوں؛
گویا میرے اشعار پر لوٹ مچی ہوئی تھی جس کی وجہ سے میں قصدیدہ کہنے پر مجبور ہوگیا۔

میرے اشعار کی شہرت دنیا کے چپّے چپّے میں ہوگئی، مشرق ہو یا مغرب، شمال ہو یا جنوب اور کوئی جگہ ایسی نہیں رہی جہاں میرے کلام کا چرچا نہ ہو اور میرے اشعار کی تعریف نہ کی جاتی ہو۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

تَعْذُلُ: عَذَلَهُ عَذْلًا (ن) ملامت کرنا۔ القَوافِي: (واحد) قَافِيَةٌ. شعر کا آخری کلمہ یا آخری حرف۔ هِمّة: ہمت، ارادہ (ج) هِمَم. مَدْح: تعریف۔ مَدَحَ فُلَانًا مَدْحًا (ف) تعریف کرنا۔ مُذْنِب: گنہگار۔ اَذْنَبَ الرَّجُلُ: گنہگار ہونا۔

طَالَ: طُوْلًا (ن) لمبا ہونا۔ الطَرِيق: راستہ (ج) طُرُق. اَزَلَ: زَالَ يَزَالُ زَوالًا (س) ختم ہونا، یہ فعل استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس سے پہلے حرفِ نفی ہو جیسے: مَازَالَ زيدٌ عَالِمًا. اُفتِّشُ: مجہول، فَتَّشَ الشيءَ: ڈھونڈنا، چھان بین کرنا۔ يُنْهَبُ: نَهَبَ الغنِيمَةَ نَهْبًا (ف) لوٹنا۔

شَرَّقَ: تَشْرِيْقًا: مشرق کی طرف متوجہ ہونا۔ غَرَّبَ: تَغْرِيبًا پچھّم میں پہنچنا، دُور ہونا۔

محل امتحان نمبر: ۳۹، دیوانِ متنبّی ۶۱

(الف) عبارت با اعراب:

عِيْدٌ بِـأيَّةِ حَـالٍ عُـدْتَّ يَـا عِيْـدُ (۱) بِمَا مَضٰى اَمْ لِأَمْرٍ فِيْكَ تَجْدِيْدُ

أَمَّـا الْاَحِبَّةُ فَـالْبَيْـدَاءُ دُوْنَهُـمْ (۲) فَلَيْتَ دُوْنَكَ بِيْدًا دُوْنَهَا بِيْدُ

لَوْلَا الْعُلٰى لَمْ تَجُبْ بِیْ مَا أَجُوْبُ بِهَا (۳) وَجْنَاءُ حَرْفٌ وَلَا جَرْدَاءُ قَيْدُوْدُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: آج عید کا دن ہے اے عید! تُو کس حال میں لوٹ کر آئی ؟ گزشتہ چیزوں کو لے کر یا تجھ میں کوئی نئی بات ہے۔

بہر حال دوست تو ان کے درمیان جنگلات حائل ہیں۔ پس کاش کہ تیرے درمیان بھی جنگلات در جنگلات حائل ہوتے۔

اگر بلند مرتبے کی خواہش نہ ہوتی تو مجھے مضبوط اور کمزور اونٹنی اور کم بال، لمبی گردن والا گھوڑا وہ سفر نہ کراتا جو میں طے کر رہا ہوں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

اے عید! کیا تو خوشی کا پیغام میرے لیے لائی ہے؟ یا گزشتہ عیدوں کی طرح میرے لیے غم بن کر آئی ہے؟ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کیا تُو پہلی طرح امسال بھی کچھ ناخوشگوار واقعات لے کر آئی ہے یا کوئی نیا پیغام لے کر کہ آئی ہے؟

اے عید! اگر چہ تُو خوشی لے کر آئی ہے لیکن دوستوں سے بُعد اور دُوری میرے لیے باعثِ غم ہے پس کاش کہ جیسے میرے ان کے درمیان دُوری ہے، وہ میرے اور تیرے درمیان ہوتی۔

جنگلوں اور دُور دراز ملکوں کا سفر اور صعوبتوں کو برداشت کرنا محض بلندی کی خاطر ہے۔ اگر مجھے بلند مرتبہ کی خواہش نہ ہوتی تو میں اس قدر صعوبتیں برداشت نہ کرتا۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

عِیْدٌ: خوشی (ج) اَعْیَاد. عُدتُّ، عَادَ إِلَى الشَّیْءِ عَوْدًا (ن) لوٹنا۔ مَضٰی: مَضِیًّا (ض) گزرنا۔ تَجْدِیْد: جَدَّدَ الشَّیْءَ: نیا کرنا، تجدید کرنا۔

أَحِبَّ : (واحد) حَبِیبٌ : دوست، محبوب۔ البَیْدَاءُ: جنگل، بیابان (ج) بِیدٌ وَبَیْدَاوَاتٌ. دُوْنَ اسم ظرف۔ آگے، پیچھے۔
العُلٰی : بلندی، شرافت۔ تَجُبُ: جَابَ البَلَادَ جوبًا (ن) قطع کرنا، طے کرنا۔ وَجْنَاءُ : سخت۔ نَاقَةٌ وَجْنَاءُ: مضبوط طاقتور اونٹنی۔ حَرْفٌ: کنارہ، حرف من الدَّوَابِّ: دُبلا، چھریرہ پتلے پیٹ والا۔ جَرْدَاءُ: کم بال والی، مذکر اَجْرَدُ (ج) جُرْدٌ، جَرِدَ جَرَدًا (س) ننگا ہونا۔ جَرِدَ الفَرَسُ: چھوٹے بال والا ہونا۔ قَیْدُوْدٌ: لمبی پیٹھ والا، لمبی گردن والا (ج) قَیَادِیْدُ.

(د) ہر شعر کی ترکیب:

عِیدٌ مبتدا محذوف کی خبر أی هٰذا الیَوْمُ الَّذِی انافیه عیدٌ. بِمَامَضٰی، عُدتَّ سے متعلق۔
اَمَّا الْأَحِبَّةُ مبتدا قائم مقام شرط۔ فَالْبَیْدَاءُ دُوْنَهُمْ خبر، قائم مقام جزا۔ بِیْدًا لَیْتَ کا اسم، دُوْنَکَ خبر۔ دُوْنَهَا بِیدٌ پورا جملہ پہلے بِیدٌ کی صفت۔
لو لا العُلٰی أی طلب العُلٰی، شرط۔ لَمْ تَجُبْ جزا۔ وَجْنَاء حرفٌ، تَجُبُ کا فاعل اور مَا اَجُوْبُ مفعول بہ۔

محل امتحان نمبر: ۴۰، دیوانِ متنبّی ۶۳

(الف) عبارت با اعراب:

إِنِّی نَزَلْتُ بِکَذَّابِیْنَ ضَیْفُهُمْ (۱) عَنِ الْقِرٰی وَعَنِ التَّرْحَالِ مَحْدُوْدُ
جُوْدُ الرِّجَالِ مِنَ الْأَیْدِیْ وَجُوْدُهُمْ (۲) مِنَ اللِّسَانِ فَلَا کَانُوْا وَلَا الْجُوْدُ
مَا یَقْبِضُ الْمَوْتُ نَفْسًا مِنْ نُفُوْسِهِمْ (۳) إِلَّا وَفِیْ یَدِهٖ مِنْ نَتْنِهَا عُوْدُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مطلب تحریر کریں (ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں (د) ہر شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: میں ایسے جھوٹے لوگوں میں فروکش ہوا ہوں جن کا مہمان مہمانی اور سفر سے روک دیا گیا ہے۔

لوگوں کی سخاوت ہاتھ سے ہوتی ہے اور ان کی سخاوت زبان سے خدا کرے کہ نہ وہ رہیں اور نہ سخاوت۔

موت ان میں سے کسی شخص کی روح قبض نہیں کرتی مگر اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں اس کی بدبو کی وجہ سے لکڑی ہوتی ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) مطلب:

میرا پالا جھوٹے لوگوں سے پڑا ہے اور وہ کافور اور اس کے مصاحبین ہیں، میں انہیں کا مہمان بنا ہوں لیکن وہ ایسے بخیل اور کمینے ہیں جو نہ خود ضیافت کرتے ہیں اور نہ اپنے پاس سے جانے دیتے ہیں تاکہ کہیں دوسری جگہ روزی تلاش کروں۔

لوگ اپنے ہاتھ سے سخاوت کرتے ہیں اور عملاً مال تقسیم کرتے ہیں لیکن کافور اور ان کے مصاحبین زبان سے سخاوت کرتے ہیں، اپنے ہاتھ سے کچھ نہیں دیتے، گویا گفتار کے سخی ہیں، کردار کے نہیں، جب اتنا بُرا حال ہے تو خدا سے میری دعا ہے کہ صفحۂ ہستی سے ایسے لوگوں کا وجود مٹ جائے تاکہ نہ خود رہیں اور نہ ان کی جھوٹی سخاوت باقی رہے۔

جھوٹ فریب اور وعدہ خلافی کی وجہ سے ان لوگوں کی روحوں میں بُو آنے لگی ہے، اس لیے ملک الموت جب ان میں سے کسی کی روح قبض کرنے آتا ہے تو دُور ہی سے ایک چھڑی کے ذریعہ روح نکال لیتا ہے، بُو کی وجہ سے ان کی روحوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:

ضَیْفٌ: مہمان (ج) ضُیُوف. القِریٰ: قَرَی الضَّیفَ قِرًی (ض) ضیافت کرنا۔ التَّرحَال: سفر، کوچ، رَحَلَ عَنِ الْمَکَانِ رَحْلًا وَتَرْحَالًا (ف) کوچ کرنا۔

مَحْدُوْد: اسم مفعول۔ حَدَّ عَنْهُ حَدًّا (ن) باز رکھنا۔
يَقْبِضُ: قَبَضَ الشَىءَ قَبْضًا (ض) پکڑنا۔ نَفْسٌ: جان، روح (ج) نُفُوْس. نَتَنٌ: بدبو۔ نَتِنَ نَتْنًا (س) ونَتَانَةً (ک) بدبودار ہونا۔ عُوْد: لکڑی (ج) اَعْوَادٌ وَعِيْدَانٍ.

(د) ہر شعر کی ترکیب:

ضَيْفُهُمْ مبتدا، مَحْدُوْدٌ خبر۔ عَنِ الْقِرىٰ، مَحْدُوْدٌ سے متعلق اور پورا جملہ كَذَّابِيْنَ. کی صفت ہے۔

فِي يده خبر مقدم، عُوْد مبتدا مؤخر۔

محل امتحان نمبر: ۴۱، دیوانِ متنبّی ۶۹

(الف) عبارت با اعراب:

وَأَنَّ ذَا الْأَسْوَدَ الْمَثْقُوْبَ مِشْفَرُهُ (۱) تُطِيْعُهُ ذِى الْعَضَارِيْطُ الرَّعَادِيْدُ
جَوْعَانُ يَأْكُلُ مِنْ زَادِىْ وَيُمْسِكُنِىْ (۲) لِكَيْ يُقَالَ عَظِيْمُ الْقَدْرِ مَقْصُوْدُ
إِنَّ امْـرَأً اَمَةٌ حُبْـلٰـى تُـدَبِّـرُهُ (۳) لَـمُسْتَضَامٌ سَخِيْنُ الْعَيْنِ مَفْؤُوْدُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) دوسرے شعر کی ترکیب کریں (ج) دوسرے شعر کا مطلب بھی بیان کریں۔

جواب

ترجمہ: اور میں یہ باور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ذلیل اور بزدل فقراء ہونٹوں میں سوراخ والے اس سیاہ آدمی کی بات مان لیں گے۔

اور یہ بھوکا آدمی ہے جو میرے توشے سے کھاتا ہے اور مجھے صرف اس لیے روک رکھا ہے تا کہ یہ کہا جائے کہ یہ بہت بلند حیثیت ہے، اور لوگ اس کا قصد کیا کرتے ہیں۔

یقیناً یہ ایک ایسا انسان ہے جو ایک حاملہ باندی کے زیر انتظام ہے وہ مظلوم ہے اسے سوزشِ چشم اور پریشانئ دل کی شکایت ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) دوسرے شعر کی ترکیب:

جوعان مبتدا محذوف ھو کی خبر اوّل، یا کل فعل فاعل، من حرفِ جار، زادی مرکب اضافی کے بعد مجرور ہوکر یا کل کے متعلق، جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، یمسک فعل فاعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف اور خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ل برائے تعلیل، کي ناصبہ، یقال فعل مع نائب فاعل، جملہ ہوکر جملۂ قول، عظیم القدر مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتداء، مقصود خبر، جملہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

(ج) دوسرے شعر کا مطلب:

شاعر نے کافور کے بخل کو اس شعر میں واضح کیا ہے، اور یہ کہہ کر بدنام کیا ہے کہ یہ اتنے غیر مذہب لوگ ہیں کہ ان کا مہمان بھی یہاں آکر اپنے پیسے خرچ کرکے اپنی جیب سے کھاتا پیتا ہے اور مجھے صرف اس لیے روک رکھا ہے تاکہ لوگ کہیں کہ کافور واقعی بہت بڑا اخر چیلا انسان ہے، یہی وجہ ہے کہ متنبی جیسا رند اور آزاد مزاج شاعر بھی ایک لمبی مدت سے یہاں قیام پذیر ہے۔

محل امتحان نمبر: ۴۲، دیوانِ متنبی ۷۱

(الف) عبارت با اعراب:

وَلَقَدْ أَرَاکَ وَمَا تُلِمُّ مُلِمَّةٌ (۱) إِلَّا نَفَاهَا عَنْکَ قَلْبٌ أَصْمَعُ

وَيَدٌ کَأَنَّ قِتَالَهَا وَنَوَالَهَا (۲) فَرْضٌ يَحِقُّ عَلَيْکَ وَهُوَ تَبَرُّعُ

يَامَنْ يُبَدِّلُ کُلَّ يَوْمٍ حُلَّةً (۳) أَلنِّي رَضِيتَ بِحُلَّةٍ لَاتُنْزَعُ

(الف) اعراب لگاکر ترجمہ کریں (ب) پہلے اور دوسرے شعر کا مطلب تحریر کریں (ج) تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

جواب

ترجمہ: آپ کے متعلق میرا ہمیشہ کا یہ مشاہدہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی حادثہ پیش آیا تو اسے آپ کی ذات سے ایک بیدار دل نے دُور کر دیا۔

اور ایک ایسے ہاتھ نے دفع کر دیا ایسا لگتا ہے کہ اس کی لڑائی اور اس کی بخشش آپ کے اوپر فرضِ عین تھی، حالانکہ وہ کام ان پر مستحب تھا۔

اے وہ شخص جو ہر دن ایک نیا لباس تبدیل کیا کرتا تھا کس طرح ایک نا قابل تبدیل جوڑے پر راضی ہوگیا۔

(ب) پہلے اور دوسرے شعر کا مطلب:

یعنی جب بھی آپ کی زندگی میں کوئی ناگہانی حادثہ یا مصیبت پیش آتی تھی تو آپ اسے انتہائی بیدار مغزی کے ساتھ دفع کر دیا کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے وہ نمایا جوہر دکھلایا کرتے تھے ایسا لگتا ہے کہ اس جنگ کو ختم کر کے دشمنوں کو مار بھگانا اور اپنے مداحوں میں لطف و کرم کی بارش برسانا آپ پر واجب اور ضروری تھا، حالانکہ یہ سب چیزیں مستحبات اور نوافل کے قبیل سے ہوا کرتی تھیں۔

(ج) تیسرے شعر کی ترکیب:

یا حرفِ ندا، من موصولہ، یبدل فعل فاعل، کل یوم مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، حلۃ مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور منادیٰ، أنّی بمعنیٰ کیف، رضیت فعل فاعل، ب حرفِ جر، حلۃ موصوف، لاتنزع فعل، ھی ضمیر نائب فاعل جملہ ہو کر صفت اور مجرور ہو کر رضیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جوابِ ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

محل امتحان نمبر: ۴۳، دیوانِ متنبّی ۴۷

(الف) عبارت با اعراب:

أَيَـمُـوْتُ مِثْلَ أَبِيْ شُجَاعٍ فَاتِكٍ (۱) وَيَعِيْشُ حَاسِدُهُ الْخَصِيُّ الْأَوْكَعُ

أَيُـدِ مُـقَـطَّـعَةٌ حَـوَالِـيُ رَأْسِـهٖ (۲) وَقَـفًـا يَـصِيُـحُ بِهَـا أَلْأَمَـنُ يَصْفَعُ

أَبُـقَيُـتَ أَكُـذَبَ كَـاذِبِ أَبُقَيُتَـهُ (۳) وَأَخَذُتَ أَصُدَقَ مَنُ يَّقُوُلُ وَيَسُمَعُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) پہلے شعر کا مطلب بیان کریں (ج) تیسرے شعر کی ترکیب بیان کریں۔

جواب

ترجمہ: کیا ابوشجاع فاتک جیسا انسان مرجائے اور اس سے حسد کرنے والا کمینہ خصّی (کافور) زندہ رہے؟۔

اس حاسد خصّی کے سر کے ارد گرد کچھ ہاتھ ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں اور ایک گدی ہے جن کے متعلق وہ آواز لگا رہا ہے، کیا کوئی تھپڑ مارنے والا نہیں ہے؟

اے زمانہ تو نے سب سے جھوٹے انسان (کافور) کو زندہ چھوڑ دیا اور کہنے اور سننے والوں میں سب سے بڑے سچے (ابوشجاع) کو موت دے دی۔

(ب) پہلے شعر کا مطلب:

یعنی اے دنیا والو! تم یہی چاہتے ہو، کہ ابوشجاع جیسا نیک، سخی اور شریف دل آدمی مرجائے اور کافور بد بخت ہمیشہ کے لیے زندہ وجاوید رہے، جب کہ دنیا کو کافور سے زیادہ ابوشجاع کی ضرورت ہے، لہٰذا جب ابوشجاع نہ رہا تو کافور کو کیوں زندہ رکھتے ہو، اُٹھو اور اس بد بخت کے خلاف علَمِ بغاوت بلند کر کے، اسے بھی زمین میں دفن کر دو۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ج) تیسرے شعر کی ترکیب:

أبقیت فعل فاعل، أکذب مضاف، کاذب موصوف، ابقیتہ فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر أبقیت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، اخذت فعل فاعل، اصدق مضاف، من موصوف، یقول و یسمع فعل فاعل جملہ اور مرکب عاطفی کے بعد صفت ہو کر مضاف الیہ، پھر اخذت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

NEW MADARSA

Noor Graphics 9045909066

NAIMIA

NAIMIA BOOK DEPOT
DEOBAND-247554 (U.P.) INDIA
Ph: (01336) 223294(O) 224556(R) 01336-222491(FAX)
e-mail - naimiabookdepot@yahoo.com

500/-